عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۹ | ۱۴ شعبان تا ۲۳ رشوال ۱۴۴۱ھ مطابق ۱۸ اپریل تا ۱۵ ر جون ۲۰۲۰ء | شمارہ: ۱۴ تا ۲۲

ڈاکٹر علامہ خالد محمود

ایک عبقری عالمی شخصیت

قادیانی مسئلہ

قادیانیت نوازی کی انتہا

قادیانیت کی ایک اور شکست

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

بیوی کا نان نفقہ اور بچوں کی کفالت

س:......عورت صاحبِ نصاب ہے جبکہ اس کا شوہر غریب ہے، اس کے تین بچے ہیں بچوں کی کفالت کس پر ہوگی؟

ج:......صورتِ مسؤلہ میں بیوی اور بچوں کی کفالت اور نان نفقہ ہر حال میں مرد کے ذمہ لازم ہے۔ شریعت نے یہ ذمہ داری عورت پر نہیں ڈالی، خواہ وہ کتنی ہی مال دار کیوں نہ ہو۔ مرد اگر یہ ذمہ داری نہیں اٹھاتا بغیر کسی سبب کے تو عورت عدالت کے ذریعے سے بھی یہ حق وصول کرسکتی ہے اور عدالت شوہر کو بیوی بچوں کا خرچ ادا کرنے پر مجبور کرے گی۔ ہاں اگر شوہر کسی عذر کی وجہ سے یا مناسب ذریعہ معاش نہ ہونے کی وجہ سے تنگ دستی کا شکار ہے اور اس کی بیوی صاحبِ مال ہے تو اس کا اخلاقی فرض بنتا ہے کہ اس مشکل گھڑی میں وہ اس کا ساتھ دے، ایسی صورت میں بیوی کا اپنے شوہر اور بچوں پر خرچ کرنا دوسری جگہ صدقہ کرنے سے بہتر و افضل ہے اور اس عمل کا اسے دوہرا اجر وثواب ملے گا۔ ایک تو صدقہ کرنے کا اور دوسرا قرابت داری کا۔

س:......کیا یہ بچے کسی خیراتی ادارے جس میں زکوۃ وغیرہ سے بچوں کی فیس وصول کی جاتی ہے، اس میں پڑھا سکتے ہیں؟

ج:......ایسے خیراتی ادارے جو زکوۃ کی رقم کو اس کے مستحقین پر شرعی طریقے سے مالک بنا کر خرچ کرتے ہوں، ان میں مستحقین کو پڑھنا اور تعلیم حاصل کرنا جائز ہے۔

س:......شوہر پر عورت کی کیا کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں؟

ج:......شوہر کے ذمہ بیوی کے لئے نان نفقہ اور رہائش کا انتظام کرنا لازم ہے، نان نفقہ میں کھانا پینا، لباس اور دیگر بنیادی ضرورت کی اشیاء شامل ہیں جو کہ شوہر کی اپنی مالی حیثیت کے مطابق ہوں۔ اسی طرح رہائش بھی ہے خواہ مکان ہو یا مکان کا ایک کمرہ ہی ہو جس میں عورت کو مکمل عمل دخل حاصل ہو یعنی اپنا سامان رکھنے کے بعد اس کمرے کو بند کرنے کا اختیار ہو اور اس کی بلا اجازت کسی کو اس میں داخل ہونے کی ممانعت ہو اور یہ رہائش کا انتظام خواہ کرایہ پر ہو یا ویسے ہی کسی نے عاریتاً دے دیا ہو یا شوہر کا اپنا ہو، بہرحال اس کے بعد بیوی کے لئے مزید مطالبہ کا حق باقی نہیں رہتا، یہ تو شرعی اور قانونی لحاظ سے ہوا۔ اخلاقی لحاظ سے شوہر کو چاہئے کہ وہ ہر ہر موقع پر اپنے گھر والوں کے ساتھ حسن اخلاق اور حسن سلوک کا مظاہرہ کرے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہترین آدمی وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہترین اخلاق والا ہو اور میں تم سب سے زیادہ اپنے گھر والوں کے لئے بہترین حسن سلوک کرنے والا ہوں۔

س:......اس عورت کے پاس دو لاکھ روپے ہیں اور وہ اس سے کوئی گاڑی یا رکشہ خرید کر کرائے پر دینا چاہتی ہے، کیا اس گاڑی یا رکشہ پر زکوۃ ہوگی؟

ج:......نہیں! ایسی صورت میں اس رکشہ یا گاڑی پر زکوۃ نہیں ہوگی۔

س:......ایک عورت کی مدت نفاس چالیس دن مکمل ہوگئی، لیکن خون اب بھی آرہا ہے تو کیا عورت غسل کرکے نماز وغیرہ پڑھے گی؟ اور اس کے حیض کے دن اور بیماری کے دن کیسے معلوم ہوں گے؟

ج:......نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے، اس کے بعد عورت غسل کرکے پاک صاف ہوکر نماز روزہ ادا کرے گی اور اگر خون بند نہیں ہوا تو یہ عورت معذور کے حکم میں ہوگی، ہر نماز کے وقت نیا وضو کرے گی، اگرچہ وضو توڑنے والی کوئی بات نہ پیش آئی ہو اور مسلسل خون جاری رہنے کی صورت میں عورت کے ماہواری کے جو ایام متعین تھے ان ایام کو ہی حیض سمجھا جائے اور باقی استحاضہ ہوگا۔ واللہ اعلم۔

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۳۹ — ۱۴ر شعبان تا ۲۳ر شوال المکرم ۱۴۴۱ھ مطابق ۸ر اپریل تا ۱۵ر جون ۲۰۲۰ء — شمارہ: ۱۴ تا ۲۲

اس شمارے میں!

قادیانیت نوازی کی انتہا!	۵	محمد اعجاز مصطفیٰ
علامہ ڈاکٹر خالد محمود.... ایک عبقری علمی شخصیت	۸	مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
قادیانیت کی ایک اور شکست	۱۰	عرفان احمد عمرانی
قادیانیوں کی کلمہ گوئی....	۱۲	پروفیسر عبدالواحد سجاد
قادیانی مسئلہ....	۱۵	مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
”بائبل سے قرآن تک“ جدید ایڈیشن	۲۱	مرسلہ: جناب خالد محمود
مولانا شجاع آبادی کے دعوتی وتبلیغی اسفار	۲۵	ادارہ
ختم نبوت کانفرنس، نواب شاہ	۲۹	رپورٹ: قاری عبداللہ فیض
عدالتی تحقیقاتی کمیشن کے ۷ سوالات کے جواب (۶)	۳۲	بیان: مولانا محمد علی جالندھریؒ

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بنیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرتعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر

فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019

AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018

(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018

Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید دہلویؒ

انبیاء سابقین سے خطاب

حدیث قدسی ۴: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے رب! ان بندوں کا کیا حق ہے جو تیری زیارت کے لئے حاضر ہوں؟ کیونکہ ہر ایک زیارت کرنے والا کا اس پر کچھ نہ کچھ حق ہوتا ہے، جس کی زیارت کی جائے۔ ارشاد ہوا: ان کو دنیا میں عافیت دوں گا اور جب مجھ سے ملاقات کریں گے تو ان کی مغفرت کردوں گا۔ (طبرانی، ابن عساکر) زیارت سے مراد بیت المقدس یا خانۂ کعبہ کی حاضری ہے۔

حدیث قدسی ۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے عرض کیا: الٰہی! جب تو اپنے بندۂ مومن پر دنیا کا دروازہ بند کردے تو اس پر جنت کے دروازوں میں سے کوئی دروازہ کھول دیا کر، ارشاد ہوا: یہ تو میں نے کیا ہے اور جنت کو اس کے لئے تیار کیا ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا: الٰہی! تیری عزت وجلال اور تیرے بلند مرتبہ کی قسم! اگر اس مومن کو دنیا میں اتنی تکلیف دی جائے کہ اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور وہ منہ کے بل گھسیٹے اور یہ تکلیف بھی اس کی زندگی سے قیامت کے دن تک دی جائے اور پھر اس کو جنت دے دی جائے تو میں اس میں مضائقہ نہیں سمجھتا۔ پھر عرض کیا: اے رب! جب تو کافر کو دنیا عطا کرتا ہے تو کیا اس پر دوزخ کے دروازوں میں سے کوئی دروازہ کھولتا ہے؟ ارشاد ہوا: دوزخ تو تیار ہی کافر کے لئے کی گئی ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا: اے رب! تیری عزت وجلال اور تیری بلندیٔ مقام کی قسم اگر تو کافر کو دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب دے دے اور یہ اس کی پیدائش کے وقت سے لے کر قیامت تک رہے اور پھر اس کا ٹھکانا دوزخ ہو تب بھی میں اس کے لئے کوئی بھلائی نہیں دیکھتا۔ (دارقطنی، دیلمی) مطلب یہ ہے کہ مومن کو کتنی ہی تکلیف پہنچے لیکن جنت اگر مل جائے تو سب تکلیفیں بھول جائے گا اور کافر کو کتنا ہی آرام مل جائے، لیکن اگر دوزخ میں گیا تو سب ہیچ ہے۔

حدیث قدسی ۶: بکر بن عبداللہ المزنی اپنے باپ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ذوالقرنین کو وحی بھیجی کہ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میں نے کوئی مخلوق جو مجھے سب سے زیادہ پسند ہو بھلائی اور معروف کے علاوہ نہیں پیدا کی اور میں عنقریب اس کے لئے ایک نشان مقرر کردوں گا۔ جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ میں نے نیکی اور بھلائی کے کاموں کو اس کا محبوب بنادیا اور لوگوں کے دل میں اس شخص کی طلب اور اس کی جانب رجحان پیدا کردیا تو تم بھی اس شخص سے محبت کرنا اور اس کو دوست بنانا میں بھی اس کو محبوب رکھتا ہوں اور اس سے دوستی کرتا ہوں اور جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ نیکی اور بھلائی کو میں نے اس کا مبغوض بنادیا ہے اور لوگوں کے دل میں اس کی طلب اور تلاش کو مبغوض بنادوں تو تم بھی اس سے دشمنی کرنا اور دوستی نہ کرنا وہ میری مخلوق میں بدترین شخص ہے۔ (دیلمی)

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

نمازِ تراویح

س:...... کیا اوپر ذکر کردہ نوافل کے علاوہ بھی کچھ نوافل بتلائے جاتے ہیں؟

ج:...... جی ہاں! دینی کتابوں میں مزید مواقع کے لئے بھی نفل بتلائے جاتے ہیں مثلاً جب اپنے ملک یا شہر سے باہر سفر (چاہے سفر دینی ہو یا دنیوی، سیر وتفریح کا ہو یا تجارتی، دوستوں رشتے داروں سے میل ملاقات کا ہو یا آب وہوا کی تبدیلی، شادی بیاہ میں شرکت کا ہو یا تعزیتی) پر جانے لگے تو سفر کی ابتدا گھر میں دو نفل پڑھ کر کی جائے جب سفر مکمل کرکے واپس لوٹے تو گھر میں داخل ہونے سے پہلے مسجد جاکر دو نفل پڑھ لے بس اس بات کا خیال رکھے کہ ان دونوں مواقع پر نفل پڑھنا منع نہ ہو۔ (موجودہ حالات میں کیا ہی بہتر ہو کہ صبح گھروں سے نکلنے سے پہلے، شام کو گھروں میں داخل ہونے کے بعد اگر نفل نماز پڑھے جانے کا وقت ہو تو فرض وواجب نہ سمجھتے ہوئے کبھی کبھی دو دو رکعات پڑھ لی جایا کریں)۔ (۲) اگر کبھی کوئی گناہ ہوجائے تو توبہ کی نیت سے دو رکعت نفل نماز توبہ پڑھ لی جایا کرے (نماز توبہ کو روزانہ کا معمول بھی بنایا جاسکتا ہے)۔ (۳) اگر کبھی کوئی خوشی حاصل ہوجائے تو شکرانے کے طور پر دو رکعت نفل نماز شکرانہ پڑھ لی جایا کرے۔ (۴) اگر کسی کو موت کی سزا ہوجائے یا اسے قتل کیا جارہا ہو تو موقع ملے تو دو رکعت نماز نفل کی نیت سے پڑھ کر گناہوں کی معافی اور اپنی مغفرت کی دعا مانگتا رہے تاکہ دنیا سے جاتے وقت آخری عمل نماز، استغفار اور دعا بن جائے۔ (۵) اگر کوئی شخص بڑی عمر میں قرآن مجید حفظ کرنا چاہتا ہو تو حدیث کی کتابوں (ترمذی وحاکم وغیرہ) میں ایک نماز کی تعلیم دی گئی ہے جو درج ذیل ہے، ایسا شخص جمعرات اور جمعے کی درمیانی رات (شب جمعہ) کے آخری تہائی حصے (مثلاً چھ گھنٹے کی رات ہو تو آخری دو گھنٹوں) میں چار رکعت نفل اس ترتیب سے پڑھے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین شریف دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ دخان، تیسری رکعت میں سورۂ الم سجدہ، چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ملک پڑھے نماز کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا، درود شریف اور پھر خوب گڑگڑا کر قرآن شریف کے حفظ ہونے اور یاد رہنے کی دعا کرے۔ (۶) ایک حدیث مبارکہ میں سورج غروب ہونے کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے اور ایک دوسری حدیث میں سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کے فرائض میں تاخیر نہ کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

قادیانیت نوازی کی انتہا!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

پوری دنیا کرونا وائرس کی وبا کے خوف اور اذیت میں مبتلا ہے، لیکن ہماری وفاقی حکومت خاص ان دنوں میں اقلیتی کمیشن میں قادیانیوں کو گھسانے کے وائرس میں سرگرداں ہے، حالانکہ سب کو معلوم ہے کہ قادیانی خواہ لاہوری گروپ ہو یا قادیانی گروپ دونوں پاکستان کے آئین و دستور میں غیر مسلم ہیں، لیکن آج تک قادیانیوں نے اس دستور ساز اسمبلی کے پاس کردہ متفقہ قانون کو نہیں مانا۔ اب چور دروازے سے حکومتی پلیٹ فارموں میں شمولیت کے لئے گھسنا چاہتے ہیں اور حکومت بھی اس موڈ میں ہے کہ کسی طرح ان کو گھسایا جائے، لیکن جب تک یہ آئین کو نہیں مانیں گے تو یہ کسی کمیشن میں شامل نہیں ہوسکتے۔ اس لئے ہماری جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ اور مرکزی راہنماؤں نے درج ذیل بیان اخبارات کو بھیجا:

”کراچی (پ ر) حکومتی حلقہ سے اس خبر کا آنا کہ ایک اقلیتی کمیشن میں قادیانیوں کو بھی شامل کرلیا گیا ہے، یہ محل نظر ہے اور مسلمانوں کے لئے تشویش کا باعث، اس لئے کہ پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلے اور دستور پاکستان کو نہ ماننے کی بنا پر قادیانی آئین پاکستان کے منکر اور باغی ہیں اور آئین کے باغیوں کو کسی کمیشن کا رکن بنانا کسی طور پر درست نہیں۔ پاکستان کا آئین قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیتا ہے اور آج تک انہوں نے اپنی اس حیثیت کو تسلیم نہیں کیا۔ آئین کے باغی اور آئین شکن گروہ کو حکومت کے کسی کمیشن میں شریک کرنا یہ ان کی آئین شکنی پر حوصلہ افزائی کے مترادف ہے۔ جب سے قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا گیا ہے، آج تک قادیانیوں کو کسی کمیشن میں شامل نہیں کیا گیا۔ اب وہ اپنی اس آئینی حیثیت کو تسلیم نہ کریں اور آئین کے انکار کے باوجود انہیں کمیشن کا ممبر بنانا گویا ان کے لئے راستہ مہیا کرنا ہے کہ آئندہ وہ امن کمیٹیوں میں، علماء بورڈ میں، مکالمہ بین المذاہب میں اور پاکستان کے تمام پلیٹ فارموں کو وہ استعمال کرسکیں، یہ قادیانیوں کو مسلمانوں پر مسلط کرنے کی اور حکومت کی قادیانیت نوازی کی بدترین مثال ہے۔ ریاست مدینہ کی مدعی گورنمنٹ سے ایسے اقدام کی بالکل توقع نہیں تھی۔ انہوں نے یہ اقدام کرکے اسلامیان وطن کے ساتھ ناقابل تلافی اور ناقابل معافی زیادتی کا ارتکاب کیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب امیر مرکزیہ حافظ ناصرالدین خاکوانی، مولانا خواجہ عزیز احمد، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری، مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیزالرحمٰن ثانی، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ اور مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے اخباری بیان میں کیا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ حکومت انہیں کمیشن میں شامل کرنا چاہے تو ہمیں خوشی ہوگی لیکن پہلے قادیانیوں سے وہ یہ تسلیم کرائے کہ ہم بطور غیر مسلم کے اس اقلیتی کمیشن میں شامل ہو رہے ہیں۔ یہ تسلیم کرکے آئیں تو ہمیں خوشی ہوگی کہ انہیں کمیشن کا ممبر بنادیا جائے لیکن اگر وہ یہ تسلیم نہیں کرتے اور پھر بھی انہیں ممبر بنایا جاتا ہے تو یہ پاکستان کے آئین اور پاکستان کی

بنیادوں کے ساتھ زیادتی کرنے کے مترادف ہوگا اور اسے ہم مسترد کرتے ہیں، حکومت کو چاہئے کہ اپنے اس ناروا فیصلے پر نظر ثانی کرے۔“

مزید اپنی طرف سے کچھ لکھنے کے بجائے ایوانِ بالا کے ایک معزز رکن سینیٹر محترم جناب مشاہد اللہ خان صاحب نے سینیٹ میں جو تقریر کی، اسے ن وعن نقل کیا جاتا ہے:

”حالانکہ وہ جو ایک میسٹیک ہوئی تھی وہ چوبیس گھنٹے میں پھر ریموو ہوگئی تھی اور اس کے بعد اس سینیٹ میں جب حمد اللہ صاحب... ہمارے سابق سینیٹر ہیں... ان کی ترمیم پر ووٹنگ ہوئی تو پی ٹی آئی نے ووٹ نہیں دیا تھا۔ مطلب آپ کردار دیکھیں کہ کیا ہے؟! بھائی! ختم نبوت کا مسئلہ صرف پاکستان کا مسئلہ نہیں ہے، یہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا مسئلہ ہے اور انسان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا اگر اس کا ختم نبوت پر ایمان نہ ہو۔ ہمارے ہاں بہت ساری اقلیتیں ہیں جن کے ساتھ بڑا اچھا سلوک ہوتا ہے، ہندو ہیں، پارسی ہیں، عیسائی ہیں، سکھ ہیں، اور بھی ہوں گے، کسی کو کبھی شکایت نہیں ہوئی۔ ہمیں فخر ہے اس بات پر کہ ہمارا تعلق اس ریاست سے ہے جس ریاست نے کبھی کسی اقلیت کے ساتھ ڈسکریمینیٹ نہیں کیا، حالاں کہ بہت ترقی یافتہ ریاستیں دنیا میں ایسی ہیں جو مسلمانوں کے ساتھ برا سلوک کرتی ہیں، ہندوستان آج کل کیا کر رہا ہے سمیت عیسائیوں کے، مسلمانوں کے ساتھ تو کر رہا ہے، دلتوں کے ساتھ بھی کر رہا ہے، لیکن عیسائیوں کے گرجے جلا رہے ہیں وہ، وہ کہتے ہیں ہم رہنے نہیں دیں گے کسی کو، اور ریاست ان کو سپورٹ کرتی ہے، ہماری ریاست نے تو کبھی یہ کام نہیں کیا۔

جناب چیئرمین! ۱۹۷۴ء میں، میں آپ کو یہ بات بتانا چاہتا ہوں کہ راجہ صاحب بھی اس زمانہ میں بڑے ایکٹو تھے، ابھی بھی ایکٹو ہیں ماشاء اللہ! یہ ختم نبوت موومنٹ چلی تھی، میں نے خود اس میں جیل بھی کاٹی تھی اس حالت میں کہ مجھے ٹائیفائڈ تھا، ذرا سا ٹھیک ہوا تو مجھے گھر سے پکڑ لیا، قابو نہیں آتا تھا ویسے پولیس کے، لیکن میرے سے بھاگا نہیں گیا، طاقت ہی نہیں تھی، مجھے لے گئے پکڑ کے، تھانہ ڈی ڈویژن ہے یہاں ایک، مرحوم ملک غلام رضا اس کا ایس ایچ او تھا اور طاہر صاحب ڈی ایس پی تھے، مجھے فزیکلی انہوں نے ٹارچر کیا تھا بڑی بری طرح، پھر مجھے خیر جیل بھیج دیا، بڑی لمبی کہانی ہے، یہ لال مسجد والے اس زمانہ میں ان کے والد ہوتے تھے مولانا عبد اللہ صاحب، وہ بھی جیل میں تھے، بڑی لمبی چوڑی کہانی ہے، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بھٹو صاحب نے جب غیر مسلم اقلیت قرار دیا نا تو انہوں نے اس سے پہلے ان کے علماء جو ہیں سو کالڈ قادیانیوں کے، اس وقت میرا خیال بشیر الدین یا ناصر الدین بشیر کوئی اسی طرح کا نام تھا، اس کو بلایا تھا، اس پارلیمنٹ میں آ کے انہوں نے یہ کہا، جناب چیئرمین! میں ہسٹوریکل بات بتا رہا ہوں، کہ ہم تمہیں نہیں مانتے، سب کو کہا کہ ”ہم تمہیں مسلمان نہیں مانتے، تم ہمیں کیا غیر مسلم اقلیت قرار دو گے؟!“ اس وقت بڑے بڑے جید لوگ زندہ تھے، سید ابوالاعلیٰ مودودی تھے، شاہ احمد نورانی تھے، مولانا مفتی محمود تھے، نوابزادہ نصر اللہ خان تھے، مولانا عبد المصطفیٰ الازہری تھے، مولانا ظفر احمد خان انصاری تھے، اور بہت سارے لوگ تھے، یہ بابر اعوان بھی تھے اس میں، انہوں نے بھی جیل کاٹی ہوئی ہے مجھے یاد ہے، حفیظ اللہ نیازی جو عمران خان کے بہنوئی ہیں وہ بھی اس زمانہ میں یہاں...... کے صدر تھے، تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دیکھیں وہ ہے نا ”اَنا خاتم النبیین لا نبی بعدی“ لا کتاب بعدی، لا رسول بعدی، یہ چیزیں طے ہو چکی ہیں، ان کو چھیڑنے کی ضرورت نہیں، اور چھیڑتا کون ہے؟ قادیانی!

میں مار پیٹ کے خلاف ہوں، میں نہیں چاہتا کہ کسی غیر مسلم کے ساتھ کوئی فزیکلی اس طرح سے کچھ ہو، لیکن میری بات کی کوئی تردید کرے کہ جب مودی تل ابیب جاتا ہے... ابھی کچھ عرصہ پہلے گیا ہے... آٹھ دس بندے جو جہاز کے قریب کھڑے تھے جب سب کا تعارف کرایا جاتا ہے تو ایک صاحب تھے وہ مودی کو کہتے ہیں کہ میں اسرائیل میں قادیانیوں کا نمائندہ ہوں تو مودی اس کو گلے لگا لیتا ہے، آج

ایک کتاب فروش شکور ڈونلڈ ٹرمپ کے پاس پہنچ جاتا ہے اور پاکستان کی شکایتیں کرتا ہے، آپ دیکھیں کہ ساری دنیا میں کر کیا رہے ہیں یہ پاکستانی ریاست کے خلاف؟! ساری دنیا میں چاہے کینیڈا ہو، آسٹریلیا ہو، جرمنی ہو، برطانیہ ہو، امریکہ ہو، ان کو ویزے مل جاتے ہیں، ان کے وہاں بڑے بڑے سالانہ جلسے ہوتے ہیں اور پتہ نہیں کیا کیا ہوتا ہے!!! بے پناہ جائیدادیں ان کو مل چکی ہیں، چار چار مرسڈیزوں پر نکلتے ہیں ہیں یہ لندن جیسی جگہ پر جہاں اس طرح ان کا وزیراعظم نہیں نکلتا، لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ نے کبھی فلسطین کی بات کی؟ کبھی کشمیر کی بات کی؟ کبھی روہنگیا کے مسلمانوں کی بات کی؟ کبھی جو کچھ ہندوستان میں ہو رہا ہے مسلمانوں کے خلاف ان کی بات کی؟ نہیں کی نا آپ نے، بنگلہ دیش میں کبھی جو بھی زیادتیاں ہوئی ہیں اس پر بات کی؟ کیوں آپ محبوب ہیں اسلام دشمنوں کے؟ پوری دنیا میں جو اسلام دشمن ریاست ہے جہاں زیادتی کی جاتی ہے مسلمانوں کے ساتھ وہ آپ کو پروٹیکشن کیوں دیتے ہیں؟ یہ سوال ہے۔ جناب والا! وہ ہے نا

”وہ دانائے سبل ختم الرسل مولائے کُل جس نے
غبارِ راہ کو بخشا فروغ وادیٔ سینا“

ہمارا تو ایمان ہے اور ہم اپنی سیاست پر، اپنی زندگی پر، اپنی سیاسی جماعتوں پر تو کمپرومائز کر سکتے ہیں، لیکن ایمان پر نہیں کر سکتے۔

”کی محمد ﷺ سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں“

میں موجودہ حکومت کو بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چھ اشرف ہیں جنہوں نے اقلیتی کمیشن میں ان کو ڈالنے کی حمایت کی ہے۔ بھئی ڈالیں ضرور! لیکن وہ اعلان کریں پہلے کہ ”جناب! ہم اپنے آپ کو اقلیت سمجھتے ہیں۔ آپ مسلمان ہیں، ہم نہیں ہیں۔“ بالکل ان کو پورا پورا حق دینا چاہیے، میں اس کے حق میں ہوں۔ لیکن یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ دنیا بھر میں آپ دشمنیاں کرتے پھریں، ہمیں مسلمان بھی نہ سمجھیں اور آپ کو یہاں کمیشنوں میں ڈال دیا جائے، یہ تو نہیں ہوسکتا۔ حکومت کو یہ سوچنا چاہیے نا۔ یہ کیوں نہیں سوچتے؟ یہ اتنے ڈرتے ہیں؟ وہاں پر شکور جا کے شکایت کرتا ہے تو یہاں ہم لوگ تھرتھر کانپنا شروع ہو جاتے ہیں۔

”نام چلے ہر نام داس کا، کام چلے امریکہ کا
مورکھ اس کوشش میں ہے، سورج نہ ڈھلے امریکہ کا
نردھن کی آنکھوں میں آنسو آج بھی ہیں اور کل بھی تھے
برلا کے گھر دیوالی ہے، تیل جلے امریکہ کا
دنیا بھر کے مظلوموں نے بھید یہ سارا جان لیا
آج ہے ڈیرا زرداروں کے سائے تلے امریکہ کا“

پاکستان کے مسلمان جاگ رہے ہیں، ان کو مت چھیڑیں، اس آگ میں مت کودیں، آپ پہلے ہم سے زیادتی کر چکے ہیں اپنے اقتدار کے لئے، آپ کے اقتدار کو دوام ”کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں“ وہ دیں گے، امریکہ نہیں دے سکتا۔ شکور کی شکایتوں کو مت سنیں، مودی نے جو جھپی ڈالی تل ابیب میں جس بندے کو اس کو مت وزن دیں، وزن اپنے ایمان کو دیں، کلمہ کو دیں، وہ تو کلمہ کو نہیں مانتے، وہ تو چکر دیتے ہیں کہ ہمارا ختم نبوت پر ایمان ہے، بھئی ختم نبوت پر ایمان ہے تو کہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، مسیح موعود ہونے کا دعویدار (مرزا قادیانی) نہیں آئے گا، کوئی نہیں آئے گا۔“

اللہ تعالیٰ ہماری حکومت، اس کے مشیران اور بیوروکریسی کے حضرات کو سمجھ عطا فرمائے کہ وہ ان اغیار کے ہتھکنڈوں کو سمجھ سکیں اور ان کے ناپاک عزائم سے اپنے آپ کو اور پوری قوم کو بچا سکیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

ضروری اعلان:

ملک بھر میں جاری لاک ڈاؤن کی وجہ سے ہفت روزہ ختم نبوت کی اشاعت بھی متاثر ہوئی اور متعدد شمارے شائع نہ ہوسکے، جس پر ہم اپنے قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کورونا وائرس سے نجات عطا فرمائے۔ آمین۔

علامہ ڈاکٹر خالد محمودؒ...ایک عبقری علمی شخصیت

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

مفکر اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمودؒ کی وفات کی خبر نے نہ صرف ان کے تلامذہ اور معتقدین بلکہ ان کی علمی جدوجہد اور اثاثہ سے باخبر عامۃ المسلمین کو بھی غم و اندوہ کے ایسے اندھیرے سے دوچار کر دیا ہے جس میں دور دور تک روشنی کی کوئی کرن دکھائی نہیں دے رہی، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ علامہ صاحبؒ کی علالت کی خبریں چند دنوں سے آ رہی تھیں اور بستر سے اٹھتے ہوئے گر کر زخمی ہونے کی خبر نے پریشانی میں اضافہ کر رکھا تھا۔ مگر موت نے اپنے وقت پر آنا تھا، وہ آئی اور علامہ صاحبؒ ہزاروں بلکہ لاکھوں عقیدت مندوں کو سوگوار چھوڑتے ہوئے اپنے رب کے حضور پیش ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات قبول فرمائیں، سیئات سے درگزر فرمائیں، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام سے نوازیں اور تمام متعلقین، پسماندگان اور سوگواروں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائیں، آمین یارب العالمین۔

میرا ان کے ساتھ تعلق طالب علمی کے دور سے چلا آ رہا تھا جب وہ مختلف تعلیمی و دینی نشستوں کے لئے گوجرانوالہ بالخصوص جامعہ نصرۃ العلوم میں وقتاً فوقتاً تشریف لایا کرتے تھے اور ہمیں ان کے علمی نکات اور حاضر جوابی سے مستفید ہونے کا موقع ملتا رہتا تھا۔ یہ سلسلہ آخر تک جاری رہا اور ابھی رمضان المبارک سے قبل امامیہ کالونی لاہور میں حضرت علامہ صاحبؒ کے قائم کردہ جامعہ ملیہ کی سالانہ تقریب میں شرکت کے موقع پر ان کی مجلس اور گفتگو سے شادکام ہونے کا موقع ملا۔

علامہ صاحبؒ نے نفاذ شریعت اور تحفظ ختم نبوت کے ساتھ ساتھ حضرات صحابہ کرامؓ کے ناموس اور عقائد اہل سنت کے تحفظ و دفاع میں بھرپور اور متحرک زندگی گزاری ہے اور عمر بھر ان دائروں میں مسلسل سرگرم عمل رہے ہیں۔ ۱۹۵۶ء کے دستور کے نفاذ کے موقع پر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے دستور کے حوالے سے کچھ تحفظات تھے جن کے اظہار کے لئے مولانا مفتی محمودؒ، علامہ شمس الحق افغانیؒ، شیخ حسام الدینؒ اور علامہ خالد محمودؒ پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی گئی تھی جس نے ’’تنقیدات و ترامیم‘‘ کے عنوان سے رپورٹ مرتب کر کے شائع کی، وہ میری معلومات کے مطابق جماعتی زندگی کے حوالہ سے حضرت علامہ صاحبؒ کا پہلا تعارف تھا جو تاریخ کے ریکارڈ میں محفوظ ہے۔

عقائد اہل سنت اور ناموس صحابہ کرام و اہل بیت عظامؓ کے تحفظ و دفاع میں سردار احمد خان پتافیؒ، علامہ عبد الستار تونسویؒ، علامہ قائم الدین عباسیؒ، مولانا عبد الحئی جام پوریؒ، علامہ دوست محمد قریشیؒ، مولانا سید نور الحسن شاہ بخاریؒ اور دیگر سرکردہ علماء کرام پر مشتمل جس گروہ نے ’’تنظیم اہل سنت‘‘ کے عنوان سے ملک کے طول و عرض بالخصوص جنوبی پنجاب میں صبر آزما جدوجہد کی وہ ہماری دینی تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔

حضرت علامہ خالد محمودؒ نہ صرف اس گروہ کے رکن رکین تھے بلکہ علمی ترجمان بھی تھے جن کی نکتہ رسی اور حاضر جوابی نے علمی مباحث کا میدان ایک عرصہ تک گرم رکھا اور بے شمار لوگوں کی علمی و فکری تسکین اور اعتقادی پختگی کا ذریعہ ثابت ہوئے۔ وہ تنظیم اہل سنت کے جریدہ ’’دعوت‘‘ کے مدیر تھے اور ان کے سوالات و جوابات کا سلسلہ اس علمی و فکری جدوجہد کا قیمتی اثاثہ ہے جن کا بہت سا حصہ ’’عبقات‘‘ کے نام سے مرتب ہو کر علماء و طلبہ کے استفادہ کا باعث ہے۔

قادیانیت کے محاذ پر وہ حضرت مولانا محمد حیاتؒ اور حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کے ساتھ صف اول کے کامیاب مناظر شمار ہوتے تھے جنہوں نے مسلمانوں کے مسلمہ اجماعی عقائد کے بارے میں قادیانی دجل و فریب کے تار و پود کو ہر دائرے میں اور ہر سطح پر بکھیر کر رکھ دیا۔ انہوں نے حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ اور حضرت مولانا عبد الحفیظ مکیؒ کے ساتھ مل کر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عالمی سطح پر جو محاذ قائم کیا وہ ان کا

صدقہ جاریہ ہے اور مسلمانوں کے عقائد کے تحفظ کا ایک مضبوط مورچہ ہے۔ حجیت حدیث اور دفاع سنت نبوی کے محاذ پر بھی ان کی خدمات کا دائرہ اپنے اندر بے شمار وسعت وتنوع رکھتا ہے جو علماء وطلبہ کے لئے ہمیشہ مشعل راہ رہے گا۔

علامہ صاحبؒ کو دیوبندی مسلک کا علمی ترجمان سمجھا جاتا تھا اور بہت سے مواقع پر اس بات کا میں عینی شاہد ہوں کہ کسی اہم مسئلہ پر دیوبندی موقف کی وضاحت کے لئے اہل علم کے حلقوں میں والد گرامی حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ اور ترجمان اہل سنت حضرت مولانا قاضی مظہر حسینؒ کے ساتھ حضرت علامہ خالد محمودؒ کا نام سامنے آتا تھا اوران سے رجوع کیا جاتا تھا۔ جبکہ سکولوں، کالجوں اور دینی مدارس کے طلبہ پر مشتمل مشترکہ طالب علم تنظیم ''جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان'' کی تشکیل اورطلبہ کی ذہن سازی میں بھی ان کا اساسی کردار رہا ہے۔

علامہ صاحبؒ نے ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں لاہور کی ایک سیٹ پر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی کا الیکشن لڑا مگر اس کے بعد برطانیہ منتقل ہوگئے، البتہ سال کا کچھ حصہ پاکستان میں گزارنے کا معمول آخر تک رہا۔ مجھے ان کے ہاں جامعہ ملیہ لاہور اور مانچسٹر (برطانیہ) میں ان کی قائم کردہ اسلامک اکیڈمی میں بیسیوں مرتبہ حاضری کا موقع ملا اور ان کے ساتھ دینی محافل میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ علامہ صاحبؒ اور حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کی رفاقت میں مجھے ۱۹۸۵ء میں پہلے حج بیت اللہ کا شرف بھی حاصل ہوا، جبکہ افغانستان سے روسی فوج کے انخلا کے بعد آزاد افغان حکومت کے سربراہ حضرت پروفیسر صبغۃ اللہ مجددیؒ کی دعوت پر سرکردہ علماء کرام کے جس وفد نے کابل کا دورہ کیا ہم اس میں بھی اکٹھے شریک تھے۔

حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمودؒ آج ہم میں نہیں رہے مگر ان کے قائم کردہ جامعہ ملیہ لاہور اور اسلامک اکیڈمی مانچسٹر، ان کی درجنوں تصانیف اور سینکڑوں بیانات وخطابات، جو محفوظ حالت میں موجود ہیں، ان کا ایسا صدقہ جاریہ ہیں جن سے اہل علم ایک عرصہ تک مستفید ہوتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دیں اور ان کے پسماندگان ومتعلقین کو ان کی حسنات کا سلسلہ تادیر جاری رکھنے کی توفیق سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۶رمئی ۲۰۲۰ء)

مولانا سیّد ضیاء الحسن شاہ کی رحلت

مولانا سیّد ضیاء الحسن شاہؒ لاچی ضلع کوہاٹ سے تعلق رکھتے تھے۔ دارالعلوم کبیر والا ضلع خانیوال سے ۱۹۸۲ء میں دورہ حدیث شریف کیا۔ اس وقت مولانا مفتی علی محمدؒ دارالعلوم کے مہتمم اور شیخ الحدیث تھے۔ حضرت مولانا ظہور الحقؒ بانی دارالعلوم کبیر والا کے برادرزادہ قدیم وجدید کے ماہر تھے۔ مولانا مفتی عبدالقادرؒ، مولانا مفتی محمد انورؒ جیسے اساطین علم کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کئے۔ فراغت کے بعد لاہور لنڈا بازار کی کوثر مسجد میں امام وخطیب مقرر ہوئے تقریباً ربع صدی قرآن وسنت کے جواہرات بکھیرتے رہے۔ ایک عرصہ تک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے ناظم اعلیٰ رہے۔ بعدازاں نائب امیر مقرر کئے گئے، مجلس کے تمام پروگراموں میں شرکت فرماتے اجلاسوں میں اپنی قیمتی آراء سے مستفید فرماتے۔ دروس واجتماعات میں شریک ہوتے، اللہ پاک نے آپ کو خوبصورت آواز سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ لوگ دور دراز سے جہری نمازوں میں ان کی اقتدا میں نماز ادا فرماتے۔ ۱۶رجنوری ۲۰۲۰ء کو رنگ محل کی جامع مسجد خلفاء راشدین میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جلسہ منعقد ہوا۔ ضعف وعوارض کے باوجود شرکت کی اور تااختتام پروگرام شامل رہے۔ ایک عرصہ سے جگر کے سرطان کے مریض چلے آرہے تھے۔ لاہور کے شوکت خانم ہسپتال میں زیرعلاج تھے کہ وقت موعود آن پہنچا اور ۱۶ر مارچ ۲۰۲۰ء صبح کے وقت جان جانِ آفرین کے سپرد کی، مغرب کی نماز کے بعد ان کی نماز جنازہ ریلوے گراؤنڈ لاہور میں ادا کی گئی۔ امامت کے فرائض آپ کے فرزند ارجمند اور جانشین حضرت مولانا سیّد محمد عبداللہ شاہ نے سرانجام دیئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی مولانا عزیز الرحمن ثانی، قاری علیم الدین شاکر نے کی اورانہیں لاہور کے عظیم قبرستان میانی صاحب میں غازی علم الدین شہید کے مزار کے عقب میں سپرد خاک کیا گیا۔ جہاں سینکڑوں اولیاء اللہ اور مقربان بارگاہ الٰہی محو استراحت ہیں۔ راقم کو برخوردار قاری علی حیدر سلمہ نے ان کی وفات کی اطلاع دی۔ راقم دور ہونے کی وجہ سے جنازہ میں شریک ہونے سے قاصر رہا۔ برخوردار قاری علی حیدر کو ہدایت کی کہ وہ جنازہ میں بندہ کی نیابت فرمائیں دعا ہے کہ اللہ پاک ان کی خدمت کو قبول فرما کر سیئات سے درگزر فرمائیں۔ (مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

قادیانیت کی اور ایک شکست

عرفان احمد عمرانی

خاتم النبیین، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا پرچم مزید سربلند ہوگیا اور مسلمانوں نے عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرکے قادیانی لابی کی ایک اور سازش ناکام بنادی۔ اقلیتی کمیشن میں چور راستے سے قادیانیوں کو لانے کی کوشش ناکام ہوگئی، حکومت نے اقلیتی کمیشن میں قادیانیوں کو شامل نہ کرنے کا اعلان کردیا۔ وفاقی وزراء نے کہا کہ ہم ختم نبوت کے پہرے دار ہیں، قادیانیوں کو کمیشن میں شامل کیا ہے اور نہ ہی کریں گے۔ نورالحق قادری وفاقی وزیر مذہبی امور اور علی محمد خان وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور کہتے ہیں کہ قادیانی آئین کے مطابق غیر مسلم ہیں مگر وہ اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر آئین کی خلاف ورزی کررہے ہیں۔ آئین کا انکار کرنے والے کسی گروہ کو سرکاری اداروں میں حصہ نہیں مل سکتا۔ وزراء کہتے ہیں کہ ملک میں غلامانِ رسول کی حکومت ہے ختم نبوت کا دفاع کرتے رہیں گے۔ حکومت کے اس اعلان کا علماء کرام نے خیر مقدم کیا ہے، تمام دینی جماعتوں نے حکومت پر واضح کردیا ہے کہ آئندہ بھی قادیانیوں کی کوئی سازش کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

پورا ملک کورونا کی لپیٹ میں ہے، لاک ڈاؤن سے پوری قوم شدید ترین طریقہ سے متاثر ہے، مساجد بھی حکومت کے احکامات کی سختی جھیل رہی ہیں، احتیاطی تدابیر کے ساتھ نمازیں ادا کی جارہی ہیں، حکومت کے ادارے بھی کورونا سے نجات اور قوم کی حفاظت کے لئے سرگرداں ہیں، ایسے ہنگامی حالات میں اچانک اقلیتی کمیشن میں قادیانیوں کو بھی نمائندگی دینے کے لئے کون اور کیوں متحرک ہوا؟ قوم کورونا اور لاک ڈائن کی پریشانی میں مبتلا ہے کہ قادیانی نواز گروہ خاموشی سے اپنا کام کررہا تھا اور کمیشن میں قادیانیوں کو نمائندگی دینے کا بھی فیصلہ ہوچکا تھا کہ عقیدۂ ختم نبوت کے پاسبانوں نے احتجاج کرکے یہ سازش ناکام بنادی۔ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ اقلیتی کمیشن برائے مذہب میں قادیانیوں کو شامل کرنے کی سفارشات پیش کرنے کے حوالے سے وزارت مذہبی نے انکار کیا ہے۔ پھر کون ہے جو حکومتی ایوانوں میں بیٹھا ہے اور وقتاً فوقتاً ختم نبوت پر حملہ آور اور قادیانیوں کے لئے کام کررہا ہے؟ مختلف طریقوں سے قادیانیوں کو ریلیف دینے اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے قوانین کو کمزور کرنے کے درپے ہے۔ یہ ہاتھ ہر دور حکومت میں چالیں چلتا رہتا ہے۔ گو کہ تمام دینی جماعتوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مسلم لیگ (ق)، متحدہ تحریک ختم نبوت، مجلس احرار اسلام، وفاق المدارس العربیہ، جمعیت علماء اسلام، جمعیت علماء پاکستان، جماعت اسلامی، جمعیت اہلحدیث، پاکستان علماء کونسل، تحریک لبیک، جماعت اہل سنت پاکستان، اسلامک فورم، وکلاء، تاجر تنظیموں نے سخت احتجاج کرکے قادیانی گروہ کی اس سازش کو بھی ناکام بنادیا ہے، تاہم حکومت کو ایسی سازشوں کی مستقل روک تھام کے لئے سخت اقدامات کرنے ہوں گے۔ یہ بات خوش آئند ہے کہ حکومت نے بروقت احتجاج پر اقلیتی کمیشن میں قادیانیوں کو شامل نہ کرنے کا اچھا قدم اٹھایا ہے۔ اب ۱۷ رکنی کمیشن میں ۹ اقلیتی ارکان جس میں ہندو، عیسائی، سکھ اور کلاش برادری کے افراد شامل ہوں گے۔ یہ کمیشن قادیانیوں سے پاک رہے گا۔ مسلمان علماء اور ایک اسلامی نظریاتی کونسل کے سربراہ بھی کمیشن کا حصہ ہیں۔ بعض ناعاقبت اندیش لوگوں نے اقلیتی کمیشن میں قادیانیوں کو شامل کئے جانے کی تجویز پر حکمرانوں کو خراج تحسین پیش کرنا شروع کردیا اور دلائل دینے لگ گئے کہ قادیانیوں کو اقلیتی کمیشن میں شامل کرکے عمران خان نے ان پر اقلیت ہونے کا ٹھپہ لگادیا، وہ تو دینی راہنماؤں نے بروقت قدم اٹھاکر حقیقت واضح کردی۔ یہ حقیقت ہے کہ قادیانی اپنے آپ کو حقیقی مسلمان اور ہمیں سرکاری مسلمان قرار دیتے ہیں، اس گروہ کا سرغنہ مرزا غلام احمد قادیانی تو مسلمانوں کو کافر قرار دیتا تھا پھر یہ قادیانی اپنے آپ کو غیر مسلم قرار دینے کے حوالے سے آئین پاکستان کو بھی تسلیم نہیں کرتے ایسے میں انہیں اقلیتی کمیشن میں شامل کئے جانا آئین کے منافی ہوجاتا تھا،

قادیانیوں کی تمام سرگرمیاں جہاں اسلام اور ختم نبوت کے خلاف ہیں وہیں پاکستان کے بھی خلاف ہیں، یہ گروہ حقیقت میں پاکستان کا بھی غدار ہے، دینی حلقوں کا مطالبہ ہے کہ قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے برطرف، ان کی تبلیغی سرگرمیاں پر پابندی لگائی جائے۔

قادیانی ایک طویل عرصہ سے کوشش کر رہے تھے کہ کسی نہ کسی طرح انہیں حکومتی کمیٹیوں میں جگہ مل جائے۔ امت مسلمہ کبھی ان کا یہ خواب پورا نہیں ہونے دے گی۔ اگر انہیں اس کمیشن میں شامل کرلیا گیا تو دیگر کمیٹیوں میں بھی ان کو جگہ آسانی سے مل جائے گی اور عملی طور پر امتناع قادیانیت آرڈی نینس غیر فعال ہو کر رہ جائے گا، پھر انہیں شعائر اسلام اپنانے اور اپنے باطل نظریات کا پرچار کرنے کی بھی آزادی حاصل ہوجائے گی۔ اس لئے یہ بہت بڑی سازش ہے قادیانیت کوئی مذہب نہیں بلکہ ایک فتنہ ہے جس کو کوئی بھی مذہب تسلیم نہیں کرتا قادیانی پہلے اپنی اپوزیشن واضح کریں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نام پر بننے والے اس ملک میں اس گروہ کے لئے کوئی جگہ نہیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا منکر ہے۔ اگر اقلیت بننا ہے تو پہلے قانون اور عدالتی فیصلوں کو مانیں، پھر کسی فورم کا حصہ بننے کا سوچیں، یاد رکھیں قادیانیت مذہب نہیں بلکہ ایک سیاسی سازش اور ایک فتنہ ہے جس کو انگریز نے کھڑا کیا تھا مسلمانوں میں فتنہ وفساد تفرقہ و انتشار پیدا کرنے کے لئے اور یہی فتنہ آج تک اپنے مشن پر عمل پیرا ہے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۲۰؍مئی ۲۰۲۰ء)

دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث مفتی سعید احمد پالن پوریؒ انتقال فرما گئے

کراچی (پ ر) ہندوستان کے مشہور عالم دین، فقیہ العصر، مصنف کتب کثیرہ، شیخ الحدیث وصدر المدرسین دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوری آج ۲۵ر رمضان ۱۴۴۱ھ کی مبارک ساعتوں میں اپنے رب سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ نے ۷۸ سال عمر پائی، آپ دارالعلوم دیوبند سے فاضل درس نظامی و متخصص فی الفقہ تھے۔ تقریباً ۴۸ سال دارالعلوم دیوبند میں مدرس رہے اور پچھلے بارہ برس سے شیخ الحدیث کے منصب پر فائز تھے، نیز دارالعلوم کے دارالافتاء سے بھی وابستہ تھے اور آپ کی فقہی رائے کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ آپ خالصتاً علمی ذوق کے حامل اور فقہی بصیرت کے شناور تھے۔ آپ نے تمام زندگی علم کی خدمت کی اور بے شمار شاگرد اپنے پیچھے چھوڑے ہیں۔ آپ تحقیق کا عمدہ ذوق رکھتے تھے اور کئی کتب تصنیف فرمائیں، جن میں امام شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی ''حجۃ اللہ البالغۃ'' کی شرح ''رحمۃ اللہ الواسعۃ'' شہرہ آفاق ہے، نیز کئی کتب حدیث کی شروح، فتاویٰ اور کئی اہم موضوعات پر اہم علمی کتب و مقالات تحریر فرمائے ہیں، آپ کی کئی کتب دارالعلوم دیوبند سمیت کئی مدارس دینیہ میں بطور نصاب شامل ہیں۔ علمی میدان میں نمایاں خدمات کے ساتھ آپ نے فتنۂ قادیانیت کے تعاقب میں بھی بھرپور کردار ادا کیا ہے، چنانچہ آپ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ تھے اور ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اندرون و بیرون ملک اسفار کئے، جن میں آپ سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم، سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر اور دفتر ختم نبوت کراچی بھی تشریف لائے اور اپنے زریں خیالات سے مستفید فرمایا۔ آپ کے سانحہ ارتحال پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب امرا مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی، مولانا خواجہ عزیز احمد، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مرکزی رہنماؤں مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی، مفتی شہاب الدین خان پوپلزئی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد ودیگر نے گہرے رنج والم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ آپ کی رحلت سے یقیناً ایک بڑا خلا پیدا ہوا ہے اور آپ کا وصال امت مسلمہ کے لئے بہت بڑے صدمہ کا باعث ہے، آپ کے اٹھ جانے سے علم وفقہ کی دنیا سونی ہوئی اور ہم سب خود کو مستحق تعزیت سمجھتے ہیں۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں اور آپ کے جانشینوں کو آپ کا مشن جاری رکھنے کی توفیق سے نوازیں، آمین!

قادیانیوں کی کلمہ گوئی....

گزشتہ ماہ محترم پروفیسر عبدالواحد سجاد صاحب نے روزنامہ اسلام میں شائع ہونے والے اپنے کالم میں ردِ قادیانیت کے موضوع پر کئی نہایت فکرانگیز اور مدلل کالم سپردِ قلم کئے ہیں، جن کی افادیت کے پیش نظر انہیں اپنے قارئین کی خدمت میں بھی پیش کیا جاتا ہے۔(ادارہ)

ظل و بروز کے دو الفاظ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں تحریر کئے ہیں اور وہ کہتا ہے کہ میں ظلی و بروزی نبی ہوں۔ ظل کے معنی سائے اور پرچھائیں، عکس اور پرتو کے ہیں۔ عمومی طور پر ظل الٰہی اور ظل سبحانی تراکیب سننے میں آتی رہتی ہیں۔ ظل کا معنی سایہ اور ظلی کا مطلب ہوا سائے والا یعنی اصلی نبی کا سایہ۔ بروز کے معنی ظہور یا ظاہر ہونے کے ہیں، کسی چھپی ہوئی چیز کے نظر آنے کا عمل یا کیفیت اس کا مفہوم ہے۔ یوں بروزی کا مطلب ہوا اصل کا دوبارہ ظاہر ہونا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد نعوذباللہ! وہ مرزا قادیانی کی شکل میں دوبارہ دنیا میں ظاہر ہو چکے ہیں۔

مرزا قادیانی نے بہت سے دعوے کئے۔

ایک دعویٰ محمد رسول اللہ کے ظل اور بروز ہونے کا دعویٰ ہے۔ اس نے صرف اس پر بس نہیں کی بلکہ ظلی طور پر خدا ہونے کا دعویٰ بھی کر دیا۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب ملفوظات کے صفحہ ۵۱۳ جلد ۵ میں لکھتا ہے: ”خدا کے مأموروں میں بھی کبریائی ہوتی ہے، کیونکہ وہ ظلی الٰہی ہوتے ہیں۔“

مرزا قادیانی کا بیٹا بشیر الدین محمود اپنی کتاب انوار العلوم میں لکھتا ہے: ”غرض رسول کریم صفات الٰہی کا کامل ظہور ہیں مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھی بوجہ اس کے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل ظل ہیں، آپ کے نور کو حاصل کر کے ظلی طور پر اس مقام کا مظہر ہیں۔“

مرزا اپنی کتاب ”ایک غلطی کا ازالہ“ میں (ص:۵) میں لکھتا ہے: ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے سے میری نبوت میں کوئی تنزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنی اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں، اس طور پر خاتم الانبیاء کی مہر نہیں ٹوٹی، کیونکہ یہ محمد (ثانی) (نعوذباللہ) اسی محمد کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔“

مرزا قادیانی اپنی کتاب کشتی نوح میں اپنے بروزی نبی ہونے کے متعلق کہتا ہے: ”خدا ایک اور محمد اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے، اب اس کے بعد کوئی نبی نہیں مگر جس پر بروزی طور پر محمدیت کی چادر پہنائی گئی کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے، پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے، وہ (نعوذباللہ!) ختم نبوت کا خلل انداز نہیں، جیسا کہ آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو، اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں۔“

یہی وہ بنیاد ہے جس کی اساس پر قادیانی مسلمانوں والا کلمہ پڑھ کر لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں۔ مرزا بشیر الدین محمود کلمۃ الفصل میں خود اس کی یہ وجہ بیان کرتا ہے: ”ہمیں نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آئی کیونکہ مسیح موعود (نعوذباللہ) نبی کریم سے کوئی الگ چیز نہیں ہے، پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ (نعوذباللہ) ہیں جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لئے ہمیں کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں۔“

اس لئے مسلمانوں والا کلمہ پڑھتے ہوئے جب مرزائی محمد رسول اللہ کے الفاظ ادا کرتے ہیں تو اس سے ان کی مراد نبی آخرالزماں نہیں بلکہ معاذاللہ! مرزا قادیانی ہوتا ہے ہمارا سادہ لوح مسلمان اور سیاسی اشرافیہ اور مقتدرین جن میں پی پی پی جس کے بانی نے اس مسئلہ کو حل کیا کے راہنما مسلم لیگ ن کے رانا ثناءاللہ جیسے لیڈر اور تحریک انصاف کے فواد چوہدری اور دوسرے لبرل اور سیکولر اس کلمہ گوئی کے پس منظر سے ناواقفیت کے بنا پر یہ کہتے ہیں کہ دیکھئے جی وہ بھی تو کلمہ پڑھتے ہیں جب کہ اس کے پس پردہ ظلی اور بروزی نبی کی اصطلاحات باطلہ ہیں اور اسی لبادہ میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں سرگرم نظر آتے ہیں اور فتنہ قادیانیت کے بارے میں معلومات نہ ہونے یا غلط معلومات کے باعث لوگ ان کے

جال میں یا تو پھنس جاتے ہیں یا ان کی حمایت کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جب وہ ہماری طرح نماز پڑھتے، روزہ بھی رکھتے، قبلہ کی طرف رخ کرتے، زکوۃ دیتے اور مسلمانوں کی طرح جانور ذبح کرتے ہیں تو پھر وہ کافر کیسے ہوگئے؟

پہلا جواب یہ ہے کہ جب کلمہ کا مفہوم مسلمانوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم الانبیاء ہوتا ہے جبکہ قادیانیوں کے نزدیک محمد رسول اللہ سے مراد قادیانی ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ مسیلمہ کذاب اور اس کے ماننے والے بھی مسلمانوں والا کلمہ پڑھتے اور یہ اعمال کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بھی مانتے تھے مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسیلمہ خود کو نبی کہتا تھا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے اس کے خلاف جہاد کر کے اس کو واصل جہنم کیا، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کے دعوے سے وہ کافر ہوگیا، اس لئے اس کا کلمہ معتبر ہوا نہ نماز وغیرہ تو قادیانیوں کا کیسے معتبر ہوسکتا ہے؟

مرزائیوں یا ان کے حمایتوں کا یہ کہنا ہے کہ وہ کلمہ نماز پڑھنے کے باوجود کافر کیوں ہیں؟ تو یہی سوال ان سے بھی کیا جاسکتا ہے کہ جب مسلم اکثریت کلمہ پڑھتی ہے تو مرزائی اسے کافر کیوں کہتے ہیں؟ مرزا بشیر الدین نے اپنی کتابوں آئینہ صداقت، ص:۳۵، کلمۃ الفصل، ص:۱۱ میں لکھا ہے: ''جو محمد علیہ السلام کو مانتا اور مسیح موعود (مرزا قادیانی ملعون) کو نبی نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔'' اسی ضابطہ کو سامنے رکھا جائے تو قادیانی کلمہ پڑھنے کے باوجود کافر ہیں، کیونکہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کے منکر ہیں اور ظلی اور بروزی کی آڑ لے کر کلمہ گوئی کا فریب دیتے ہیں، جس کا ثبوت مرزا قادیانی اور مرزا بشیر الدین کی عبارات ہیں۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ شریعت اور رسالت ختم ہوچکی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کسی نبی نے آنا ہے، نہ کسی اور امت نے۔ علامہ اقبالؒ اسی لئے فرماتے ہیں:

لا نبی بعدی ز احسان خدا است
پردہ ناموس دین مصطفیٰ است

(روزنامہ اسلام کراچی، ۶ رمئی ۲۰۲۰ء)

قادیانیوں کو مسلمان کہنے کی ضد...

قادیانیوں کی کلمہ گوئی کے حوالے سے گزشتہ کالم میں معروضات پیش کرچکا ہوں کہ ان کی کلمہ گوئی کے پیچھے دراصل یہ رکیک دجل و فریب ہے کہ وہ ظلی اور بروزی کی باطل اصطلاحات کا سہارا لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کا انکار کرتے ہیں۔

دوسرا سوال یہ اٹھایا جاتا ہے کہ وہ قرآن کو بھی مانتے ہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مانتے ہیں تو وہ مسلمان کیوں نہیں؟ کیونکہ مسلمان ہونے کے لئے قرآن اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننا ہی ضروری ہے۔ دیکھنے میں سوال بڑا لاجیکل نظر آتا ہے لیکن حقائق کی دنیا میں اس کی حیثیت ایک پرکاہ کی بھی نہیں ہے اور پھر یہ مغالطہ بھی ساتھ نتھی کردیا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت مستقل نہیں بلکہ وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہوئے نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔

اس سلسلے میں ہمیں دورِ نبوی میں مدعیان نبوت کے حوالے سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے موقف کو سامنے رکھنا ہوگا تو یہ مغالطہ آسانی سے دور ہوجائے گا۔ دو مدعیان نبوت اسود عنسی اور طلیحہ اسدی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں خود کو نبی کے طور پر پیش کیا لیکن مسیلمہ کذاب کا دعویٰ ان مدعیان نبوت کی طرح نہیں تھا بلکہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو مانتا اور آپ کی پیروی میں نبوت کا دعویٰ کرنے کا والا تھا۔ وہ اپنے متبعین سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار لیتا اور اس کے بعد اپنی نبوت کو تسلیم کرنے کا کہتا۔

مسیلمہ کے دو قاصد اس کا خط لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو اس خط کا عنوان یہ تھا: ''مسیلمہ اللہ کے رسول (نعوذ باللہ) کی جانب سے محمد رسول اللہ کی طرف'' یعنی وہ حضور صلی اللہ علیہ کی نبوت کو تسلیم کر رہا تھا اور اس کے قاصدوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوال کے جواب میں بھی جو کہا وہ یہی تھا کہ آپ کو بھی اور مسیلمہ کو بھی رسول مانتے ہیں، اس خط کا ماحصل یہ تھا کہ مجھے آپ کے ساتھ نبوت کے معاملے میں شریک کیا گیا ہے۔ خط کے بعد وہ ایک وفد کے ہمراہ مدینہ منورہ آیا اور براہ راست حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا اور یہ مدعا پیش کیا کہ آپ مجھے اپنے بعد جانشین بنادیں اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو شہری اور دیہی علاقے تقسیم کرلیں۔ شہری علاقوں کے رسول آپ ہوں گے اور دیہی علاقے میرے حوالے کردیں جس کے جواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کی آیت کے تناظر میں جو سورۂ اعراف میں ہے، یہ ارشاد فرمایا کہ ''زمین کی ملکیت اللہ کی ہے، وہی اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے وارث بناتا ہے۔'' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ

میں کھجور کی ایک ٹہنی تھی، آپ نے مسیلمہ سے فرمایا کہ میں تمہیں یہ ٹہنی بھی دینے کا روادار نہیں، یعنی نبوت عطائے الٰہی ہے اور خاتم الانبیاء ہونے کے ناتے میرے لئے ایسا کسی بھی صورت ممکن نہیں۔ یوں مسیلمہ کذاب کو دربار نبوی سے ناکام اور نامراد لوٹنا پڑا۔

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ نبوت کا مسیلمہ بھی مستقل دعویدار نہ تھا بلکہ وہ نبوت میں حصہ داری اور شراکت کا خواہاں تھا مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نا صرف اسے تسلیم کرنے سے انکار کردیا بلکہ اسے ''کذاب'' (جھوٹا) کہا، جو آج تک اس کے نام کا حصہ ہے۔ جب بھی کوئی مسلمان مسیلمہ کا نام لیتا ہے تو اسے کذاب بھی ساتھ ہی کہتا ہے، اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں ایسا ممکن نہیں ہوا تو آج کیسے یہ ممکن ہے؟ پھر صحابہ کرامؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں مسیلمہ کے خلاف جہاد کر کے اسے واصل جہنم کیا۔

اس دور کی طرح آج بھی امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا سلسلہ موجود ہے اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں کوئی شراکت دار ہوسکتا ہے۔ قادیانی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جس طرح مانتے ہیں وہ مسیلمہ کذاب والا انداز ہے، جبھی وہ مسلمان نہیں رہے۔

رہا قرآن کریم کو ماننے کا سوال تو اس کو بھی تاریخ کے تناظر میں دیکھ لیں تو بات آسانی سے سمجھ میں آجائے گی، تورات اور انجیل وہ کتابیں ہیں جو حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہما السلام پر نازل ہوئیں، لیکن یہودی عیسائیوں کو اس لئے یہود ماننے سے انکاری ہیں کہ وہ تورات کے بعد انجیل اور حضرت موسیٰؑ کے بعد حضرت عیسیٰؑ کو نبی تسلیم کرتے ہیں۔ اسی طرح عیسائی تورات اور حضرت موسیٰ کو ماننے کے باعث یہود کو عیسائی نہیں مانتے، کیونکہ وہ انجیل اور حضرت عیسیٰ کو نہیں مانتے۔ یہود و نصاریٰ مسلمانوں کو قرآن اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے کے باعث نہ یہودی تسلیم کرتے ہیں نہ عیسائی بلکہ انہیں ان کے الگ تشخص کے طور پر مانتے ہیں۔ اسی اصول کی بنیاد پر قادیانی بھی مسلمان نہیں کہلا سکتے، کیونکہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا قادیانی کو نبی (بھی ظلی و بروزی کی تاویل فاسد کے ذریعے ہی مانتے ہوں) اور قرآن کے بعد اس کی کتاب تذکرہ کو بھی مانتے ہیں۔

پھر اس بات کو بھی مدنظر رکھا جانا ضروری ہے کہ مسلمان قرآن کے ساتھ ساتھ تورات و انجیل کو آسمانی کتابیں اور حضرت موسیٰ، عیسیٰ علیہما السلام کو اللہ کا نبی مانتے ہیں لیکن انہیں یہودی و عیسائی دونوں کمیونٹی کا حصہ تسلیم نہیں کرتے تو قادیانیوں کو قرآن تسلیم کرنے کے دعوے پر کیسے مسلمان تسلیم کیا جاسکتا ہے؟ جب وہ مرزا کو نبی اور تذکرہ کو وحی مانتے ہیں اور مرزا قادیانی یہ بھی اعلان کرتا ہے کہ اسے نبی نہ ماننے والے اور اس کی وحی تسلیم نہ کرنے والے مسلمان نہیں، نہ ان کے ساتھ نکاح جائز نہ ان کے پیچھے نماز، تو ایسے میں یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ ان کا قرآن کو ماننا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ماننا انہیں امت مسلمہ کا فرد نہیں بناتا اور وہ مسلمان کہلانا چاہتے ہیں تو مرزا کی نبوت اور وحی سے دستبرداری کا اعلان کریں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء تسلیم کریں اور قرآن کو آخری کتاب مانیں، اس کے سوا وہ مسلمان نہیں کہلا سکتے۔ اسی لئے قادیانیوں کی دانستہ یا نادانستہ حمایت کرنے والوں سے افتخار اور عارف کے الفاظ میں یہی کہا جاسکتا ہے:

سبک ظرفوں کے قابو میں نہیں لفظ
مگر شوق ''گل افشانی'' بہت ہے

(روزنامہ اسلام کراچی، ۱۰رمئی ۲۰۲۰ء)

اقلیتی کمیشن میں قادیانیوں کو شامل نہ کرنے کی سمری منظور

اسلام آباد (مانیٹرنگ ڈیسک، خبر ایجنسیاں) حکومت نے قومی اقلیتی کمیشن میں قادیانیوں کو شامل نہ کرنے کی سمری منظور کرلی ہے۔ وفاقی کابینہ کے اجلاس میں وفاقی مذہبی امور کی پیش کردہ سمری پر غور کیا گیا، جس کے بعد وفاقی کابینہ کی جانب سے اہم فیصلہ کیا گیا ہے۔ وفاقی حکومت کے فیصلے کے مطابق قادیانیوں کو قومی اقلیتی کمیشن میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ وزارت مذہبی امور نے نئی سمری وفاقی کابینہ کو پیش کی تھی۔ نئی سمری کے مطابق قومی اقلیتی کمیشن میں احمدی رقادیانی شامل نہیں ہوں گے۔ وزارت مذہبی امور نے اقلیتی کمیشن میں قادیانیوں کو شامل نہ کرنے کی تجویز دی تھی۔ وزارت مذہبی امور کی جانب سے کابینہ ڈویژن کو بھجوائی گئی سمری کے مطابق 17 رکنی کمیشن میں 9 اقلیتی ارکان شامل ہوں گے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے سربراہ قبلہ ایاز بھی کمیٹی کے ممبر ہوں گے۔ کمیشن میں بادشاہی مسجد کے خطیب مولانا عبدالخبیر آزاد اور مفتی گلزار احمد نعیمی بھی شامل ہوں گے۔ سمری میں ہندو برادری کے تین ارکان جے پال چھابریا، وشوا رجہ قوی اور چیلا رام کلوانی کا نام تجویز کیا گیا۔ جب کہ چیلا رام کلوانی کا نام کمیشن کے چیئرمین کے طور پر بھی تجویز کیا گیا۔ سمری کے مطابق کمیشن میں 3 عیسائی ممبر سارہ صفدر، آرچ بشپ سباستان فرناس اور البرٹ ڈیوڈ کے نام شامل ہیں۔ سکھ برادری سے مہپال سنگھ اور سروپ سنگھ اور کلاش برادری سے واد شاہ کے نام شامل ہیں۔ اقلیتی کمیشن میں وزارت داخلہ، وزارت قانون، وزارت انسانی حقوق اور وزارت تعلیم کے گریڈ 20 کے افسران ممبران ہوں گے۔ اس کے علاوہ وزارت مذہبی امور کے سیکرٹری بلحاظ عہدہ کمیشن کے ممبر ہوں گے۔

(روزنامہ اسلام کراچی، ۹رمئی ۲۰۲۰ء)

قادیانی مسئلہ

اگست ۱۹۹۲ء کو منعقد ہونے والی سالانہ عالمی ختم نبوت کانفرنس (برطانیہ)
سے مولانا زاہد الراشدی کے خطاب کی تحریری شکل

قادیانی گروہ کی سرپرست لابیوں اور ویسٹرن میڈیا کی طرف سے قادیانی مسئلہ کے حوالہ سے ایک الزام پاکستان کے مسلمانوں پر، پاکستان کی حکومت پر اور پاکستان کے دستوری اور قانونی ڈھانچے پر پورے شدومد کے ساتھ دنیا بھر میں دہرایا جا رہا ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کے انسانی حقوق پامال کردیے گئے ہیں، ان کے شہری حقوق معطل ہوگئے ہیں اور قادیانیوں کے ہیومن رائٹس ختم کردیے گئے ہیں۔ ابھی حال میں اسی ماہ کے آغاز میں برطانیہ میں ٹل فورڈ کے مقام پر قادیانیوں کے سالانہ اجتماع میں بھارتی ہائی کمشنر نے شرکت کی ہے اور اپنی تقریر میں انسانی حقوق کے حوالہ سے قادیانیوں کی نام نہاد مظلومیت کا ذکر کیا ہے، پاکستان سے ان کی جلاوطنی کا ذکر کیا ہے اور انسانی حقوق کی دہائی دی ہے۔ یہی وہ الزام ہے جس بنیاد پر مغربی ممالک اسلام دشمن عناصر اور ویسٹرن میڈیا قادیانی گروہ کی مکمل پشت پناہی کر رہا ہے۔ اس لئے آج میں یہ چاہتا ہوں کہ ٹھنڈے دل ودماغ کے ساتھ اس امر کا جائزہ لیا جائے کہ پاکستان میں قادیانیوں کے کون سے انسانی حقوق پامال ہوئے ہیں اور ان کے ہیومن رائٹس پر کیا زد پڑی ہے؟ جذبات سے ہٹ کر منطق اور استدلال کے ساتھ اس مسئلہ کا تھوڑے سے وقت میں تجزیہ کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

اس سلسلہ میں پہلی بات یہ ہے کہ قادیانی مسلم تنازعہ کی اصل بنیاد کو تلاش کیا جائے کہ بنیادی جھگڑا کیا ہے۔ اصل قصہ یہ ہے کہ قادیانیوں نے نئی نبوت اور نئی وحی کے ساتھ اپنے لئے نئے مذہب کا انتخاب کیا ہے اور مسلمانوں سے اپنا مذہب الگ کرلیا ہے۔ یہ بات مسلّمات میں شامل ہے کہ نئی نبوت اور نئی وحی کے ساتھ مذہب بھی الگ ہو جاتا ہے۔ تفصیلات میں جائے بغیر صرف ایک حوالہ سے بات عرض کروں گا۔ آپ کے اس برطانوی معاشرہ میں یہودی اور عیسائی دونوں رہتے ہیں۔ تورات پر یہودی اور عیسائی دونوں ایمان رکھتے ہیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی دونوں اللہ تعالیٰ کا رسول مانتے ہیں۔ حضرت موسیٰؑ اور تورات پر دونوں متفق ہیں لیکن اس کے باوجود دونوں کا مذہب ایک نہیں ہے بلکہ دونوں الگ الگ مذہب کے پیروکار ہیں، اس لئے کہ عیسائی حضرت موسیٰؑ اور تورات پر ایمان رکھنے کے باوجود ایک نئے نبی اور نئی وحی کو تسلیم کرتے ہیں، جن پر یہودیوں کا ایمان نہیں ہے۔ عیسائی حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام اور انجیل کو بھی مانتے ہیں جن پر یہودیوں کا ایمان نہیں ہے، اس لئے عیسائیوں کا مذہب یہودیوں سے الگ ہوگیا اور دونوں الگ الگ مذہب کے پیروکار ہیں۔

اسی طرح مسلم قادیانی تنازعہ میں بھی یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ مسلمانوں اور قادیانیوں کا مذہب ایک نہیں ہے بلکہ دونوں الگ الگ مذہب کے پیروکار ہیں۔ اس حقیقت کو قادیانی گروہ بھی تسلیم کرتا ہے اور تاریخ کے ریکارڈ میں اس کی متعدد دستاویزی شہادتیں موجود ہیں جن میں سے بعض کا میں اس وقت ذکر کرنا چاہتا ہوں۔

جب پاکستان اور ہندوستان کی تقسیم ہو رہی تھی، پنجاب کی تقسیم کے لئے ریڈکلف کمیشن بنا تھا، پنجاب کو اس بنیاد پر تقسیم کیا جا رہا تھا کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے وہ پاکستان میں شامل ہوں گے اور جہاں مسلمان اکثریت میں نہیں ہیں وہ بھارت کا حصہ ہوں گے۔ گورداسپور کا علاقہ جہاں قادیان واقع ہے، اس علاقہ کی صورتحال یہ تھی کہ اگر قادیانی آبادی خود کو مسلمانوں میں شامل کراتی تو یہ خطہ زمین پاکستان کے حصہ میں آتا، اور اگر قادیانی گروہ مسلمانوں سے الگ شمار ہوتا تو گورداسپور کا علاقہ بھارت کے پاس چلا جاتا۔ اس وقت قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے، جو مرزا غلام احمد قادیانی کا فرزند اور مرزا طاہر احمد کا باپ تھا، اپنا کیس مسلمانوں سے الگ پیش کر کے یہ فیصلہ تاریخ میں ریکارڈ کروایا کہ قادیانی خود کو مسلمانوں سے الگ قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ چودھری ظفر اللہ خان نے مرزا بشیر الدین محمود کی ہدایت پر قادیانیوں کی فائل مسلمانوں سے الگ ریڈکلف کمیشن کے سامنے پیش کی جس کی بنیاد پر گورداسپور غیر مسلم اکثریت کا علاقہ قرار پایا اور بھارت کے حوالے کر دیا گیا۔ اس کے نتیجہ میں

بھارت کو کشمیر کے لئے راستہ ملا اور اس نے کشمیر پر قبضہ کرلیا اور آج بھی لاکھوں کشمیری عوام بھارت کے تسلط اور وحشت و درندگی کے خلاف آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح مرحوم کا جنازہ شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ پڑھا رہے تھے، ملک بھر کے سرکردہ حضرات اور غیر ملکی سفراء جنازہ میں شریک تھے۔ حکومت پاکستان کا قادیانی وزیر خارجہ چودھری ظفر اللہ خان بھی موجود تھا لیکن ملک کے گورنر جنرل کے جنازہ میں شریک نہیں ہوا اور غیر مسلم سفیروں کے ساتھ الگ بیٹھا رہا۔ یہ بات قومی پریس کے ریکارڈ میں ہے کہ چودھری ظفر اللہ خان سے پوچھا گیا کہ آپ وزیر خارجہ ہیں لیکن جنازہ میں شریک نہیں ہوئے، اس کی وجہ کیا ہے؟ اس پر ظفر اللہ خان نے کہا کہ ”مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر خارجہ سمجھ لیا جائے یا مسلمان حکومت کا کافر وزیر خارجہ“۔ اس طرح چودھری ظفر اللہ خان نے بھی تاریخ میں اپنی یہ شہادت ریکارڈ کرائی کہ مسلمانوں کا مذہب الگ ہے اور قادیانی ان سے الگ ایک نئے مذہب کے پیروکار ہیں۔

۱۹۷۴ء میں جب پاکستان کی قومی اسمبلی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی آئینی ترمیم پر بحث کر رہی تھی، اسمبلی نے یکطرفہ فیصلہ کرنے کی بجائے قادیانیوں کے دونوں گروہوں کو اسمبلی کے سامنے اپنا موقف پیش کرنے کا موقع دیا۔ قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے گیارہ روز تک اور لاہوری گروپ کے سربراہ مولوی صدر الدین نے دو روز تک اسمبلی کے سامنے اپنے موقف کی وضاحت کی، اور ان کا موقف پوری طرح سننے کے بعد اسمبلی نے اپنا فیصلہ صادر کیا۔ اس موقع پر مرزا ناصر احمد سے پوچھا گیا کہ وہ دنیا بھر کے ایک ارب کے لگ بھگ ان مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کو تسلیم نہیں کرتے۔ مرزا ناصر احمد نے پہلے اس سوال کو گول کرنے کی کوشش کی لیکن بالآخر پارلیمنٹ کے فلور پر انہیں اپنے اس عقیدہ کا دوٹوک اظہار کرنا پڑا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان نہ لانے والے دنیا بھر کے ایک ارب کے لگ بھگ مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں اور اس طرح مرزا طاہر احمد کے بڑے بھائی مرزا ناصر احمد نے بھی تاریخ کی عدالت میں اپنی یہ شہادت ریکارڈ کرائی کہ وہ قادیانیت کو مسلمانوں سے الگ مذہب قرار دیتے ہیں۔

آج مرزا طاہر احمد دنیا بھر میں مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف واویلا کر رہا ہے لیکن میں مرزا طاہر احمد کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ایک شہادت تو خود تم نے بھی ریکارڈ کرائی ہے جو تازہ ترین شہادت ہے۔ ابھی حال ہی میں ٹل فورڈ میں قادیانیوں کا سالانہ اجتماع ہوا ہے۔ مسلمانوں کے اجتماعات ہوتے ہیں تو مہمان خصوصی امام کعبہ ہوتے ہیں، شیخ الازہر ہوتے ہیں، مسلم ممالک کے سفراء آتے ہیں اور دیگر مسلم شخصیات شریک ہوتی ہیں، ہماری اس ختم نبوت کانفرنس میں حضرت مولانا خان محمد تشریف فرما ہیں، پاکستان کے مفتی اعظم مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی تشریف فرما ہیں، لیکن ٹل فورڈ کے قادیانی اجتماع میں مہمان خصوصی کون تھا؟ بھارت کا ہندو ہائی کمشنر اور ساؤتھ آل کونسل کا سکھ میئر۔ یہ بھی تاریخ کی شہادت ہے۔

حضرات محترم! جب یہ بات طے شدہ ہے کہ قادیانیوں کا مذہب مسلمانوں سے الگ ہے اور دونوں ایک مذہب کے پیروکار نہیں ہیں تو ظاہر بات ہے کہ اسلام کا نام ان میں سے ایک ہی فریق استعمال کرے گا، دونوں استعمال نہیں کر سکتے۔ اسلام کا نام اور اس کے شعائر مثلاً کلمہ طیبہ، مسجد، امیر المومنین، خلیفہ اور صحابی، جو اسلام کے ساتھ مخصوص ہیں اور مسلمانوں کی پہچان بن چکے ہیں، انہیں استعمال کرنے کا حق ایک فریق کو ہوگا۔ آپ حضرات خانہ خدا میں بیٹھے ہیں، آپ ہی انصاف سے کہیں کہ کیا دونوں گروہوں کو بیک وقت اسلام کا نام، اسلام کا لیبل اور اس کا ”ٹریڈ مارک“ استعمال کرنے کا حق ہے؟ اگر نہیں، اور انصاف کا تقاضا ہے کہ نہیں، تو پھر انصاف کے ساتھ یہ فیصلہ بھی کیجئے کہ یہ حق دونوں میں سے کس فریق کا ہے؟ جو چودہ سو سال سے اس نام اور اصطلاحات کو استعمال کر رہا ہے یا اس کا جو ایک سو سال سے اس کا دعویدار ہے۔

اصل بات کو سمجھنے کی کوشش کریں، ایک عام کاروباری سی بات ہے، عام سی مثال ہے، اس حوالہ سے بات عرض کرتا ہوں۔ ایک کمپنی جو سو سال سے کام کر رہی ہے، اس کا ایک نام ہے، ایک لیبل ہے، ایک ٹریڈ مارک ہے، جن کے ساتھ وہ مارکیٹ میں متعارف ہے۔ اس کی ایک ساکھ ہے، اس حوالہ سے اس کا اعتبار قائم ہے۔ اب کچھ لوگ اس سے الگ ہوکر ایک نئی کمپنی بناتے ہیں، ایمان کے ساتھ بتایئے کہ اگر وہ نئی کمپنی اپنا مال مارکیٹ میں لانے کے لئے پہلی کمپنی کا نام استعمال کرتی ہے، اس کا ٹریڈ مارک اور لیبل استعمال کرتی ہے، تو انصاف کی

زبان اسے کیا کہتی ہے؟ قانون اسے کیا کہتا ہے؟ (لوگوں نے کہا فراڈ، فراڈ)۔ میں ان مغربی لابیوں سے پوچھتا ہوں کہ انصاف کا تقاضا کیا ہے؟ قانون کا تقاضا کیا ہے؟ دانش کا تقاضا کیا ہے؟ خدا کے لئے ہمارا موقف بھی سمجھنے کی کوشش کریں۔

نبوت کا دعویٰ مرزا بہاء اللہ نے بھی کیا تھا، اس کے ماننے والے بہائی بھی ہم سے الگ مذہب رکھتے ہیں، ہم انہیں کافر کہتے ہیں، لیکن ہمارا ان سے قادیانیوں کی طرز کا کوئی تنازعہ نہیں ہے، کشمکش کی فضا نہیں ہے، اس لئے کہ وہ اسلام کا نام استعمال نہیں کرتے، انہوں نے اپنا نام اور اصطلاحات الگ کر لی ہیں۔ وہ کلمہ طیبہ پڑھ کر لوگوں کو دھوکہ نہیں دیتے، اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہتے، لندن ماسک کے نام پر اپنا لٹریچر تقسیم نہیں کرتے، اور اپنے مرکز کو اسلام آباد نہیں کہتے۔ ہم انہیں کافر کہتے ہیں لیکن ہمارا ان سے جھگڑا کوئی نہیں ہے۔ قادیانیوں کے ساتھ تنازعہ یہ ہے کہ مذہب نیا ہے، کمپنی نئی ہے، لیکن نام ہمارا استعمال کرتے ہیں، لیبل اور ٹریڈ مارک ہمارا استعمال کرتے ہیں۔ ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے، یہ دھوکہ ہے، فراڈ ہے اور کھلا فریب ہے۔ ہم دنیا بھر کے دانشوروں کو دہائی دیتے ہیں کہ خدا کے لئے ہمارے خلاف پراپیگنڈا کرنے سے پہلے یہ تو دیکھ لو کہ اصل قصہ کیا ہے اور تنازعہ کس بات پر ہے۔

حضرات محترم! اب میں اس صدارتی آرڈیننس کی طرف آتا ہوں جسے مرزا طاہر احمد اور اس کی سرپرست لابیوں کی طرف سے پوری دنیا میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا عنوان دے کر بدنام کیا جا رہا ہے۔ یعنی ۱۹۸۴ء کا وہ صدارتی آرڈیننس جس کے تحت صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے قادیانیوں کو اسلام کا نام اور اصطلاحات استعمال کرنے سے روک دیا ہے، اور جس کے بارے میں مغربی لابیاں یہ کہہ رہی ہیں کہ اس کے ذریعے قادیانیوں کے انسانی حقوق پامال ہوگئے ہیں۔ لیکن پہلے یہ وضاحت ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ آرڈیننس صدر جنرل ضیاء الحق کا تیار کردہ نہیں ہے، نہ اسے فوجی ہیڈکوارٹر نے ترتیب دیا ہے۔ بلکہ آرڈیننس تحریک ختم نبوت کے ان مطالبات پر مشتمل ہے جن کے لئے ہم نے ملک بھر میں تحریک چلائی، اسٹریٹ پاور کو منظم کیا، لوگوں کو سڑکوں پر لائے اور راولپنڈی کی طرف لانگ مارچ کیا۔ اس پر مجبور ہو کر ہمارے مطالبات کو آرڈیننس کی شکل دی گئی، اس لئے یہ مارشل لاء ریگولیشن یا کسی ڈکٹیٹر کا نافذ کردہ قانون نہیں بلکہ عوامی مطالبات پر مشتمل ایک قانونی ضابطہ ہے۔

اس کے بعد صدارتی آرڈیننس پر بحث سے قبل آپ حضرات کو مرزا طاہر احمد کی اس مہم سے بھی متعارف کرانا چاہتا ہوں جو اس آرڈیننس کے خلاف ابھی تک جاری ہے۔ اس مہم کے مختلف مراحل کا آپ کے سامنے لایا جانا ضروری ہے تاکہ آپ لوگ دیکھ سکیں کہ ان کا طریق واردات کیا ہے۔ بالخصوص برطانیہ میں رہنے والے مسلمانوں کے لئے اس مہم سے واقف ہونا بے حد ضروری ہے۔ تو حضرات محترم! ۱۹۸۴ء میں صدارتی آرڈیننس کے نفاذ کے بعد مرزا طاہر احمد لندن میں آ کر بیٹھ گیا اور مغربی لابیوں کو اپروچ کر کے یہ دہائی دی کہ پاکستان میں امتناع قادیانیت کے صدارتی آرڈیننس کے ذریعے قادیانیوں کے انسانی حقوق چھین لئے گئے ہیں، ان کے ہیومن رائٹس پامال کر دیے گئے ہیں، انہیں عبادت کے حق سے روک دیا گیا ہے، اور ان کے اپنے مذہب پر عمل کرنے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ ویسٹرن میڈیا بھی اس مہم میں شریک ہوگیا، اسے تو انتظار رہتا ہے کہ اسلام اور پاکستان کے خلاف کوئی بات کہنے کو ملے، وہ تو بہانے تلاش کرتے ہیں کہ مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف کسی بات پر شور اٹھا سکیں۔

پھر یہ بات یہیں تک نہیں رہی بلکہ جنیوا میں انسانی حقوق کمیشن کو اپروچ کیا گیا۔ یہ کمیشن اقوام متحدہ کے تحت قائم ہے اور اس کا کام یہ ہے کہ دنیا کے مختلف ممالک پر نظر رکھتا ہے، جہاں انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہو، اس کی نشاندہی کرتا ہے اور اس کی بنیاد پر مغربی حکومتیں اپنی پالیسیاں مرتب کرتی ہیں۔ قادیانیوں کی طرف سے اس کمیشن کے پاس درخواست پیش کی گئی کہ پاکستان میں ان کے شہری حقوق پامال کئے جا رہے ہیں، لیکن اس درخواست سے پہلے ایک اور بات کا اہتمام ہو چکا تھا کہ جنیوا میں پاکستان کی سفارت اور نمائندگی مسٹر منصور احمد سنبھال چکا تھا جو معروف قادیانی ڈپلومیٹ ہے، پاکستان کا سینئر سفارتکار ہے اور اس وقت جاپان میں پاکستان کا سفیر ہے۔ اب راستہ صاف تھا، درخواست قادیانیوں کی طرف سے تھی اور کمیشن کے سامنے پاکستان کی نمائندگی اور حکومت پاکستان کے موقف کی وضاحت کی ذمہ داری ایک قادیانی سفارتکار پر تھی، نتیجہ وہی ہونا تھا جو ہوا، انسانی حقوق کمیشن نے اس مضمون کی قرارداد منظور کر لی

کہ پاکستان میں واقعتاً قادیانیوں کے انسانی حقوق پامال کردیئے گئے ہیں اور حکومت پاکستان اس کی ذمہ دار ہے۔

بات اور آگے بڑھی اور قادیانی گروہ اس قرارداد کو لے کر واشنگٹن پہنچا جہاں پر سلر رہتا ہے، جہاں سولارز رہتا ہے۔ آپ جانتے ہیں ان کو؟ اور پاکستان کا کونسا باشعور شہری ہے جو پریسلر اور سولارز کو نہیں جانتا۔ وہاں لابنگ ہوئی، اس وقت امریکی سینیٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی پاکستان کی اقتصادی اور فوجی امداد کی بحالی کے لئے شرائط طے کر رہی تھی۔ جنیوا انسانی حقوق کمیشن کی یہ قرارداد اس کے سامنے پیش ہوئی اور امریکی سینیٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی نے پاکستان کے لئے امداد کی شرائط والی قرارداد میں قادیانیت کا مسئلہ شامل کرلیا۔ یہ ہے مرزا طاہر احمد کی مہم اور یہ ہے اس کا طریق واردات جسے آپ کے علم میں لانا میں نے ضروری سمجھا ہے۔

امریکی سینیٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی نے پاکستان کی امداد کے لئے جن شرائط کو اپنی قرارداد میں شامل کیا ان کا خلاصہ روزنامہ جنگ لاہور نے ۵/مئی ۱۹۸۷ء اور روزنامہ نوائے وقت لاہور نے ۲۵/اپریل ۱۹۸۷ء کو شائع کیا ہے۔ یہ میرے پاس موجود ہے اور آپ حضرات میں سے اکثر نہیں جانتے کہ ان شرائط میں کون کون سی باتیں شامل ہیں۔ عام طور پر صرف ایٹمی تنصیبات کے معائنہ کی شرط کا ذکر کیا جاتا ہے، بلاشبہ وہ بنیادی شرط ہے اور ہم اس مسئلہ پر پاکستان کی حکومت اور قوم کے موقف کے ساتھ پوری طرح ہم آہنگ ہیں بلکہ ہم تو اس سے بھی آگے کی بات کہتے ہیں، ہمارا موقف یہ ہے کہ ایٹم بم پاکستان کا اور دیگر مسلم ملکوں کا حق ہے اور اس سلسلہ میں معذرت خواہانہ طرز عمل اختیار نہیں کرنا چاہیے۔ مگر امریکی شرائط میں صرف ایٹمی تنصیبات کا مسئلہ نہیں، اور امور بھی ہیں جن میں دو کا بطور خاص آپ کے سامنے ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ امریکی سینیٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی کی اس قرارداد میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کی امداد کے لئے ضروری ہوگا کہ امریکی صدر ہر سال ایک سرٹیفکیٹ جاری کرے گا جس میں یہ درج ہوگا کہ حکومت پاکستان نے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے ازالہ میں نمایاں ترقی کی ہے۔ یہ کتنا خوبصورت جملہ ہے لیکن ”کلمة حق ارید بها الباطل“ اس کے اندر جو زہر چھپا ہوا ہے آپ حضرات نہیں جانتے۔ آپ کہیں تو میں عرض کردوں کہ اس شوگر کے کیپسول میں کون سا زہر ہے؟ اس شرط میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کو روکنے کی بات کی گئی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ان مغربی ملکوں کے ہاں انسانی حقوق کا تصور کیا ہے اور یہ کس چیز کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دیتے ہیں؟ اس بات کو سمجھنے کے لئے دیکھنا پڑے گا کہ پاکستان میں مغربی میڈیا کے ”بوسٹر“ کیا کہتے ہیں۔

مغربی میڈیا کے بوسٹر ہر جگہ موجود ہیں، پاکستان میں بھی ہیں۔ امریکی سینیٹ کی اس قرارداد کے بعد پاکستان میں انسانی حقوق کمیشن قائم ہوا ہے جس کے سربراہ ریٹائرڈ جسٹس دراب پٹیل ہیں جو پارسی ہیں، اور سیکرٹری جنرل عاصمہ جہانگیر ہے جو ایک قادیانی ایڈووکیٹ مسٹر جہانگیر کی بیوی ہے۔ یہ لوگ پاکستان میں ہیومن رائٹس کے عنوان سے فورم منعقد کرتے ہیں، جلسوں کا اہتمام کرتے ہیں، مظاہرے کرتے ہیں اور امریکی سفارتکار ان کی پشت پناہی کرتے ہیں۔ ذرا سنیے کہ اس کمیشن کے سربراہ مسٹر پٹیل کیا کہتے ہیں۔

روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۵/اپریل ۱۹۸۷ء کے مطابق مسٹر دراب پٹیل نے کہا کہ کمیشن کو بہت سے ایسے قوانین منسوخ کرانے کی کوشش بھی کرنا ہوگی جو یکطرفہ ہیں اور جن سے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا راستہ کھلتا ہے۔ اس سلسلہ میں حدود آرڈیننس، قانون شہادت، غیر مسلموں کو مسلمانوں کی شہادت پر سزا دینے کا مسئلہ، قادیانیوں اور احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیئے والا قانون، جداگانہ انتخابات کا قانون، سیاسی جماعتوں کا قانون، یہ سارے قوانین ختم کرنا ہوں گے، یہ قوانین انسانی حقوق کے منافی ہیں۔

روزنامہ نوائے وقت نے ۲۷/اپریل ۱۹۸۷ء کی اشاعت میں بیگم عاصمہ جہانگیر کے حوالہ سے کمیشن کے جنرل اجلاس میں کئے جانے والے مطالبات بھی شائع کئے ہیں جن کے مطابق تعزیرات اور حدود آرڈیننس کی بعض سزاؤں کو ظالمانہ اور غیر انسانی قرار دیا گیا ہے اور مطالبہ کیا گیا ہے کہ سنگسار کرنے، پھانسی پر لٹکانے اور موت کی سزا کو فی الفور ختم کیا جائے، نیز کوڑے لگانے، ہاتھ کاٹنے اور قید تنہائی کی سزائیں بھی ختم کردی جائیں۔ جنرل اجلاس میں منظور کردہ ڈیکلیریشن میں تمام مذہبی اقلیتوں کی تائید کی گئی ہے اور اس ضرورت پر زور دیا گیا ہے کہ حکومت کسی بھی شخص کے خلاف بالواسطہ یا بلاواسطہ مذہب یا فرقے کی بنیاد پر کوئی کارروائی نہ کرے۔

حضرات محترم! اب تو آپ اچھی طرح سمجھ چکے ہوں گے کہ انسانی حقوق سے ان کی مراد کیا

ہے اور ہیومن رائٹس کی خلاف ورزی کو روکنے کے عنوان سے مغربی ممالک اور لابیاں ہم سے کیا تقاضا کررہی ہیں؟ امریکہ ہم سے یہ ضمانت چاہتا ہے کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہیں ہوگی، اور اس سے مراد یہ ہے کہ ہم اسلامی قوانین نافذ نہیں کریں گے، قرآن کریم کے احکام نافذ نہیں کریں گے۔ ابھی حال ہی میں پاکستان کی پارلیمنٹ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین پر موت کی سزا کا قانون منظور کیا ہے، جس پر ایک محترمہ نے کہا ہے کہ یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ معاذ اللہ توہین رسالت کو بھی انسانی حقوق میں شامل کیا جا رہا ہے اور یہ حق مانگا جا رہا ہے کہ کوئی بدبخت توہین رسالت کا ارتکاب کرنا چاہے تو اسے اس کا حق حاصل ہو اور قانون کو حرکت میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ہے ان لوگوں کا انسانی حقوق کا تصور اور یہ اسی قسم کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی سے ہمیں روکنا چاہتے ہیں۔

ہمارے ساتھ اس وقت کانفرنس کے اسٹیج پر پنجاب کے اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل جناب نذیر احمد غازی بھی تشریف فرما ہیں، ان سے معذرت کے ساتھ میں ایک ''ریڈ لائن'' کراس کرنے لگا ہوں کہ ہم پر ''انسانی حقوق'' کا کیا تصور تھوپا جا رہا ہے۔ گزشتہ سال چکوال میں اغوا اور قتل کی ایک واردات ہوئی، خصوصی عدالت میں مقدمہ چلا، عدالت نے قاتل کو موت کی سزا سنائی اور یہ فیصلہ دیا کہ پھانسی برسرعام لوگوں کے سامنے دی جائے۔ اسلام کا فلسفہ بھی یہی ہے کہ سزا سرعام دی جائے تاکہ لوگوں کو عبرت حاصل ہو۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ 'ولیشھد عذابھما طائفة من المؤمنين'' (النور۲:۲۴) مجرموں کو سزا دیتے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ موجود رہے۔ یہ اسلامی قانون کا تقاضا ہے، لیکن ہماری عدالت عظمیٰ نے اس سزا پر عملدرآمد روک دیا ہے اور سپریم کورٹ میں گزشتہ چار پانچ ماہ سے اس نکتہ پر بحث جاری ہے کہ مجرم کو لوگوں کے سامنے سزا دینا اس کی عزت نفس کے منافی ہے اور یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے، اس لئے قاتل کو سرعام پھانسی نہیں دینی چاہئے۔

محترم بزرگو اور دوستو! یہ مثالیں میں نے وضاحت کے ساتھ اس لئے آپ کے سامنے رکھی ہیں تاکہ آپ اچھی طرح سمجھ سکیں کہ انسانی حقوق سے مغربی ممالک کی مراد کیا ہے اور یہ طاقتیں جب ہم سے انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہ کرنے کی ضمانت طلب کرتی ہیں تو اس سے ان کا مقصد کیا ہوتا ہے؟

اب ایک اور شرط بھی سماعت فرمالیجئے جو امریکی سینیٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی نے پاکستان کے لئے امریکی امداد کی بحالی کی شرائط کے ضمن میں اپنی قرارداد میں ذکر کی ہے۔ اس کے مطابق امریکی صدر ہر سال اپنے سرٹیفکیٹ میں یہ بھی لکھیں گے کہ حکومت پاکستان اقلیتی گروہوں مثلاً احمدیوں کی مکمل شہری اور مذہبی آزادیاں نہ دینے کی روش سے باز رہی ہے اور ایسی تمام سرگرمیاں ختم کردی ہیں جو مذہبی آزادیوں پر قدغن عائد کرتی ہیں۔

آپ حضرات کو کچھ اندازہ ہوگیا ہوگا کہ مسئلہ کی نوعیت کیا ہے اور معاملات کہاں تک آگے پہنچ چکے ہیں۔ آپ میں سے بیشتر حضرات یہ کہہ دیں گے کہ ہمیں تو ان باتوں کا علم ہی نہیں ہے۔ لیکن کیا آپ کا نہ جاننا بھی ہماری ہی ذمہ داری ہے؟ کیا یہ بھی ہمارا قصور ہے کہ آپ حضرات مغرب میں رہتے ہوئے بھی ان امور سے واقف نہیں ہیں، خدا کے لئے آنکھیں کھولئے اور اپنی ذمہ داری کا احساس کیجئے۔

حضرات محترم! اب میں آتا ہوں صدارتی آرڈیننس کی طرف۔ یہ میرے ہاتھ میں صدارتی آرڈیننس کی کاپی ہے، اس آرڈیننس کا مقصد اور منشا صرف یہ ہے کہ چونکہ قادیانیوں کا مذہب مسلمانوں سے الگ ہے اس لئے قادیانی اسلام کا نام اور مسلمانوں کے مخصوص مذہبی شعائر استعمال نہ کریں۔ اس کے علاوہ اس آرڈیننس میں کچھ نہیں، اس آرڈیننس کی رو سے قادیانیوں کو اس امر کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ:

اسلام کے نام پر اپنے مذہب کی تبلیغ نہ کریں اور خود کو مسلمان کے طور پر ظاہر نہ کریں۔

اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہ کہیں اور اپنی عبادت کے لئے لوگوں کو بلانے کا طریقہ اذان سے الگ اختیار کریں اور اسے اذان نہ کہیں۔

جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے علاوہ کسی اور خاتون کو ام المؤمنین نہ کہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ اور خلفاء راشدین کے علاوہ کسی اور کے لئے صحابی یا خلیفہ کی اصطلاح استعمال نہ کریں۔

آرڈیننس میں ان امور کو جرم قرار دیتے ہوئے ان میں سے کسی ایک کے ارتکاب پر تین سال تک قید یا جرمانہ کی سزا مقرر کی گئی ہے۔ میں مغربی لابیوں سے پوچھتا ہوں کہ اس آرڈیننس میں قادیانیوں کو عبادت گاہ بنانے یا عبادت کرنے سے کہاں روکا گیا ہے؟ انہیں صرف اپنی عبادت

گاہ کو مسجد کہنے سے روکا گیا ہے، اذان دینے سے روکا گیا ہے اور اسلام کے دیگر شعائر کے استعمال سے روکا گیا ہے۔ اور جب قادیانیوں کا مذہب مسلمانوں کے مذہب سے الگ ایک جداگانہ مذہب ہے تو یہ پابندیاں اس کا منطقی تقاضا ہیں، اور ان اصولی اور منطقی پابندیوں کو انسانی حقوق کی خلاف ورزی قرار دینا سراسر ناانصافی ہے۔

ہماری یہ آواز ویسٹرن میڈیا تک پہنچنی چاہیے اور مغربی لابیوں کے علم میں آنی چاہیے۔ برطانیہ میں رہنے والے مسلمان بھائیو! ہم تو مجبور ہیں کہ سال میں ایک آدھ بار آتے ہیں اور آواز لگا کر چلے جاتے ہیں، یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ اگر مرزا طاہر احمد یہاں کے ذرائع استعمال کرتا ہے تو مغرب کے ذرائع ابلاغ آپ کی دسترس سے باہر نہیں ہیں۔ اگر مرزا طاہر احمد مغربی لابیوں کو اپروچ کرسکتا ہے تو آپ حضرات بھی کر سکتے ہیں۔ خدا کے لئے آپ بھی اپنے فرائض پہچانیں اور اسلام اور پاکستان کے دفاع کے لئے سائنٹیفک بنیادوں پر کام کا طریقہ اختیار کریں۔

حضرات محترم! اگر بات انسانی حقوق کی ہے تو میں یہ بات ضرور عرض کرنا چاہوں گا کہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہم نہیں کر رہے بلکہ قادیانی کر رہے ہیں۔ اور عملی صورتحال یہ ہے کہ خود ہمارے انسانی حقوق قادیانیوں کے ہاتھوں پامال ہو رہے ہیں، اس لئے کہ اسلام کا نام، مسجد، اذان، کلمہ طیبہ اور دیگر اسلامی شعائر دنیا کے ایک ارب سے زائد مسلمانوں کی پہچان اور ان کی شناخت ہیں۔ اپنی شناخت کا تحفظ مسلمانوں کا حق ہے اور شناخت کی حفاظت انسانی حقوق میں شامل ہے، جسے قادیانی مسلسل پامال کر رہے ہیں۔ اور جب قادیانیوں کے خلاف اس جرم میں قانونی کاروائی ہوتی ہے تو مغربی لابسٹ چیخ اٹھتے ہیں کہ قادیانیوں کے انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں۔ اب دیکھیے، میں ایک شخص ہوں، مجھے زاہد الراشدی کے نام سے پہچانا جاتا ہے، گوجرانوالہ سے ماہنامہ الشریعہ شائع کرتا ہوں اور اس کا ایڈیٹر ہوں۔ اگر کوئی اور شخص یہ دعویٰ کرے کہ وہ زاہد الراشدی ہے اور الشریعہ کا ایڈیٹر ہے تو کیا اس سے میری شناخت مجروح نہیں ہوگی؟ اور کیا میرے انسانی حقوق پر زد نہیں پڑتی؟ اور اگر میں اس شخص کے خلاف دھوکہ دہی کا مقدمہ درج کرا دوں اور قانون اسے پکڑ کر جیل میں ڈال دے تو کیا مغربی لابیاں اس پر شور مچانا شروع کر دیں گی کہ اس کے انسانی حقوق پامال ہوگئے ہیں؟

میں مغرب میں بیٹھ کر اسلام اور پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا کرنے والی لابیوں سے خدا کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ وہ کچھ انصاف کریں اور دنیا بھر کے مسلمانوں کا یہ حق تسلیم کریں کہ وہ اپنی شناخت اور پہچان کی حفاظت کرسکیں، اسلام کا نام، اس کا لیبل اور ''ٹریڈ مارک'' غلط استعمال کرنے والوں کو ایسا کرنے سے باز رکھ سکیں۔ یہ ہمارا حق ہے کہ ہم اپنے مذہبی نام کا تحفظ کریں، اپنی شناخت کا تحفظ کریں، اپنی علامات اور نشانیوں کا تحفظ کریں اور اپنی پہچان کو بچائیں۔ قادیانی گروہ مٹھی بھر ہونے کے باوجود مغربی طاقتوں اور لابیوں کی شہ پر ہماری پہچان کو خراب کر رہا ہے اور ہماری شناخت کو مجروح کر رہا ہے۔ صدارتی آرڈیننس میں قادیانیوں کو اسی جرم سے روکا گیا ہے، اس لئے انصاف کی بات یہ ہے کہ امتناع قادیانیت کا صدارتی آرڈیننس انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا نہیں بلکہ ان کی حفاظت اور ہیومن رائٹس کے تقاضوں کی تکمیل کا آرڈیننس ہے۔

میرے محترم بزرگو اور دوستو! کہنے کی باتیں ابھی بہت سی ہیں لیکن وقت کا دامن تنگ ہوتا جا رہا ہے اور میرے بعد دوسرے فاضل مقررین نے بھی آنا ہے اس لئے آخر میں آپ حضرات سے پھر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مغرب کے ممالک اور لابیاں ایک بات طے کر چکی ہیں کہ کسی مسلمان ملک میں اسلامی نظام کو کسی قیمت پر نافذ نہ ہونے دیا جائے۔ یہ صرف ہمارا مسئلہ نہیں، مصر اور مراکش کا بھی یہی مسئلہ ہے، دنیا کے ہر مسلمان ملک میں مغربی میڈیا کے بوسٹر موجود ہیں جو انسانی حقوق اور بنیاد پرستی کے عنوان سے اسلامی قوانین کی مخالفت کر رہے ہیں اور قادیانیت جیسے گمراہ کن گروہوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ ان مسائل کا ادراک حاصل کرنا، مغربی لابیوں کے طریق واردات کو سمجھنا اور اس کا توڑ پیدا کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ لیکن اس جسارت پر مجھے معاف فرمائیں کہ اس سلسلہ میں پہلی ذمہ داری آپ لوگوں کی ہے جو مغربی ممالک میں مقیم ہیں اور یہاں کے ذرائع تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں، اس کے بعد ہماری ذمہ داری ہے۔ آیئے ہم سب عہد کریں کہ اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کے دفاع میں اپنی اپنی ذمہ داری کا احساس کریں گے اور اسے پورا کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دیں، آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

☆☆..........................☆☆

”اظہار الحق“ المعروف ”بائبل سے قرآن تک“

اور شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب کی خدمات!

جناب خالد محمود، سابق یونیکل لندن

الحمدللہ، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل وکرم سے داعی و مناظر اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کی مشہورِ عالم، گراں قدر علمی کتاب ”اظہار الحق“ المعروف ”بائبل سے قرآن تک“ کا جدید ایڈیشن مکتبہٴ دارالعلوم کراچی (کورنگی) سے چھپ کر منظرِ عام پر آچکا ہے، ردِعیسائیت پر یہ کتاب کس قدر علمی اور تحقیقی ہے، اس بات کا اندازہ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ کے اس کتاب پر ”پیش لفظ“ کے درج ذیل الفاظ واقتباس سے لگایا جاسکتا ہے۔

”عیسائیت کے بڑھتے ہوئے فتنے کے پیش نظر کئی بار یہ خیال آیا کہ ان میں سے بعض کتابوں کو بعینہٖ یا ترجمہ کرکے شائع کیا جائے۔ جب انتخاب کا مرحلہ آیا تو ”اظہار الحق“ سے زیادہ موزوں کوئی کتاب نظر نہ آئی۔ حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانویؒ کی یہ عربی تصنیف ان کی تمام عمر کی محنت اور کاوش کا نچوڑ ہے اور بلاشبہ عیسائی مذہب پر سب سے زیادہ جامع، مستحکم، مدلل اور مبسوط کتاب ہے۔ دنیا کی چھ زبانوں میں اس کے ترجمے ہوئے اور اس نے پوری علمی دنیا سے زبردست خراج تحسین وصول کیا۔ اپنے اکابر کو بھی ہمیشہ اس کتاب کی تعریف میں رطب اللسان پایا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے نام پر اپنے دارالعلوم کے ایک محترم استاذ جناب مولانا اکبر علی صاحب کو اس کتاب کا ترجمہ کرنے کے لئے مقرر کیا گیا، موصوف نے مختصر مدت میں ترجمہ مکمل کردیا، لیکن اس کے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ اس کتاب کا صرف ترجمہ کافی نہیں۔ اس کتاب میں جن انجیلوں اور عیسائی مذہب کی کتابوں کے حوالے ہیں اور جن شخصیتوں کا ذکر ہے، ان حوالوں کی تحقیق وتنقید موجودہ زمانے کی انجیلوں اور کتابوں سے اور شخصیتوں کا کچھ تعارف کرانا ضروری ہے، اس کے بغیر اس کتاب کی افادیت بہت ناقص رہے گی اور اس کام کے لئے انگریزی کتابوں سے مدد لینا ناگزیر امر تھا۔

اپنے دارالعلوم کے فضلاء میں برخوردار مولوی محمد تقی سلمہ دارالعلوم کراچی کو ماشاء اللہ! انگریزی زبان میں بھی کافی مہارت حاصل ہے، اس لئے اب یہ کام ان کے سپرد کیا گیا، موصوف نے بڑی محنت وکاوش سے عیسائی لٹریچر کا گہرا مطالعہ کیا، اردو، فارسی، عربی، انگریزی زبانوں میں اس موضوع پر جو مواد فراہم ہوسکا اس کے ذریعہ اس کتاب کی تحقیق وتعلیق (ایڈٹ) کا کام بحمداللہ بڑی خوبی کے ساتھ انجام دیا۔

انہوں نے تقریباً چار سال کی عرق ریزی کے بعد صرف اس کی ترتیب وتہذیب ہی نہیں کی بلکہ اس پر تحقیقی حواشی کا اضافہ کرکے کتاب کی افادیت بہت بڑھادی، بائبل کی عبارتوں کی تخریج کرکے نسخوں کے اختلاف اور تازہ ترین تحریفات کو جمع کردیا، عیسائی اصطلاحات اور مشاہیر کا تعارف لکھ دیا، بہت سے مآخذ کی مراجعت کرکے ان کے مکمل حوالے دے دیئے اور عصر حاضر میں عیسائی مذہب سے متعلق جو نئی تحقیقات ہوئی ہیں ان کی طرف بھی اشارے کردیئے۔“

(بائبل سے قرآن تک، ج:۱، ص:۴۷)

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے اپنے رسالہ ”بائبل کیا ہے؟“ کے دیباچہ میں حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ اور ان کی تصنیف لطیف کے بارے میں جو موتی پروئے ہیں، ان سے بھی آپ کتاب ”اظہار الحق“ کی افادیت اور عظیم الشان ہونے کا اندازہ لگاسکتے ہیں، حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

”ہندوستان پر مغربی اقتدار کے تاریک دور میں ایک زمانہ ایسا بھی آیا تھا کہ عیسائی مشنریوں نے اپنی پوری طاقت ہندوستان کے مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی مہم پر صرف کر رکھی تھی، ایک طرف تو مسلمانوں کے سر پر انگریز کی تلوار لٹک رہی تھی، دوسری طرف عیسائی مبلغ ان کے دین کے خلاف زہر اگلتے پھر رہے تھے، یہ صورت حال انتہائی خطرناک تھی اور ہندوستان کے بعض علاقوں میں تو مسلمان دھڑا دھڑ مرتد ہورہے تھے، لیکن تاریخ اسلام کا کوئی زمانہ ان سرفروشوں سے خالی نہیں رہا جو دین کے ناموس پر اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہتے

ہیں، اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں بھی علمائے اسلام کی ایک مقدس جماعت کھڑی کردی، جس نے اپنی جان پر کھیل کر اس صبر آزما فتنے کا مقابلہ کیا اور اس مقصد کے لئے اپنے جان و مال کی وہ بیش بہا قربانیاں پیش کیں جو اسلامی تاریخ میں یادگار رہیں گی۔

حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ اسی جماعت کے سرخیل تھے جنہوں نے اپنا گھر بار لٹا کر اس فتنے کا مقابلہ کیا، حق گوئی کے صلے میں بے شمار اذیتیں سہیں، طرح طرح سے ستائے گئے، یہاں تک کہ ہجرت کر کے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور جنت المعلیٰ میں حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے قدموں میں آرام فرما ہیں، یہ مولانا ہی تھے جنہوں نے اکبر آباد کے شہرۂ آفاق مناظرے میں عیسائیوں کے مشہور فادر فنڈر کو شکست فاش دی تھی، یہ مناظرہ اپنی نوعیت کا منفرد مناظرہ تھا، پوری مسلمان دنیا میں اس کی دھوم تھی اور اس میں پادری فنڈر نے انگریز حاکموں، ججوں اور سینکڑوں مسلمانوں اور ہندو عوام کے سامنے بائبل میں تحریف کا اعتراف کیا تھا، اس مناظرے نے عیسائی مشنریوں کی کمر توڑ دی تھی اور اس کے بعد یہ فتنہ زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہ سکا۔

مولانا کیرانویؒ نے عیسائیت کے موضوع پر اپنی تصانیف کا جو قیمتی ذخیرہ چھوڑا ہے، ان میں سب سے زیادہ معرکۃ الآراء کتاب ''اظہار الحق'' ہے، اس کتاب میں عیسائیت کے ہر ہر گوشے پر جو بھرپور، باوقار اور عالمانہ تنقید کی گئی ہے، شاید کسی زبان میں بھی اس کی مثال نہیں ہے، اصل کتاب عربی میں ہے، پھر اس کے فارسی، انگریزی، فرانسیسی، ترکی اور گجراتی زبانوں میں ترجمے بار بار شائع ہوئے ہیں، عیسائی پادریوں نے بار ہا اس کے نسخے خرید خرید کر جلائے ہیں اور ایک مدت تک یہ کتاب ''جامعہ ازہر'' کے نصاب میں داخل رہی ہے، بڑے بڑے علماء نے اسے مولانا کیرانویؒ سے پڑھنے کے لئے دور دراز کے سفر کئے ہیں اور اس پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک مرتبہ ''ٹائمز آف لندن'' نے یہ لکھا تھا کہ: اگر یہ کتاب دنیا میں پڑھی جاتی رہی تو دنیا میں مذہب عیسوی کی ترقی بند ہو جائے گی۔

افسوس ہے کہ آج جبکہ عیسائی مشنریوں نے پھر کروٹ لی ہے، یہ کتاب نایاب ہے اور تعجب کی بات ہے کہ چھ زبانوں میں چھپنے کے باوجود اس کا کوئی اردو ترجمہ آج تک شائع نہیں ہوسکا، اس کا مسودہ ''سورت'' کے کتب خانے میں موجود ہے، آج جب کوئی مسلمان عیسائیت پر قلم اٹھاتا ہے تو اس جیسی کتابوں کی نایابی اس کی ہمت توڑ دیتی ہے۔

اسی ضرورت کے پیش نظر میرے استاذ مکرم حضرت مولانا اکبر علی صاحب مدرس دارالعلوم کراچی نے اپنے ضعف اور تدریسی مصروفیات کے باوجود اس کتاب کا اردو ترجمہ کیا ہے جو بحمد اللہ! مکمل ہو چکا ہے اور اب راقم الحروف نے اس کی ترتیب و تہذیب اور اس پر تشریحی حواشی (Foot Notes) لکھنے کا کام کیا ہے، اب یہ کتاب تین جلدوں میں چھپ چکی ہے۔''

(بائبل کیا ہے؟ ص:۱۳تا۱۵)

کتاب ''اظہار الحق'' پر حضرت شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے نا صرف تحقیق اور حواشی کا کام کیا ہے، بلکہ اس کتاب پر حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب نے ''عیسائیت کیا ہے؟'' کے نام سے ایک علمی اور تحقیقی مقدمہ بھی لکھا ہے، جو عیسائی دنیا کے باطل عقائد اور اس کی تردید اور تحقیق پر مبنی ہے، اسی طرح حضرت شیخ الاسلام نے ایک رسالہ ''بائبل کیا ہے؟'' کے عنوان سے تصنیف فرمایا ہے، جس میں بائبل کے قدیم و جدید نسخوں میں تضاد بیانیاں اور اس کی اخلاقی و تاریخی غلطیوں کو بیان کیا ہے، جو اپنے موضوع پر ایک بہترین تحقیقی تحریر ہے۔

کتاب ''اظہار الحق'' المعروف ''بائبل سے قرآن تک'' جلد اول کے جدید ایڈیشن میں حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم کی دو تحریریں ایک ''پیش لفظ طبع جدید'' کے نام سے ہے اور دوسری ''حرف آغاز پیش لفظ طبع اول'' کے عنوان سے زیب قرطاس فرمائی ہے، جس میں حضرت والا نے اس کتاب پر ہونے والے تحقیقی اور علمی کاموں کو تفصیل سے ذکر فرمایا ہے، نیز اس سلسلہ میں پیش آنے والی مشکلات اور ان حضرات کا ذکر اور شکریہ بھی ادا کیا ہے، جو اس کام میں کسی بھی طرح حضرت شیخ الاسلام صاحب کے معاون و مددگار رہے ہیں۔ لہٰذا یہیں سے کچھ باتیں نقل کرتا ہوں تاکہ قارئین کرام کو بخوبی اندازہ ہوسکے کہ حضرت شیخ الاسلام نے اپنی صبح و شام کی علمی مصروفیات اور اسفار کے باوجود اس کتاب ''اظہار الحق'' کے قدیم اور جدید ایڈیشن پر تحقیق اور حواشی کے عظیم کام کو کیسے سرانجام دیا، تاکہ باذوق علمی حلقے اس جدید ایڈیشن سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں، اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی یاد رہے کہ یہ وہ عظیم الشان اور عند اللہ مقبول تصنیف ہے کہ جس کو پڑھ کر

سینکڑوں نہیں ہزاروں عیسائیوں نے عیسائیت سے تائب ہوکردین اسلام قبول کیا۔’’بائبل سے قرآن تک‘‘ کے قدیم ایڈیشن کی جلد اول کے ’’حرف آغاز‘‘ میں حضرت شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی صاحب زیدمجدہم لکھتے ہیں کہ:

’’الحمدللہ! آج کتنے بڑے فریضہ سے سبکدوش ہو رہا ہوں، اس کتاب کو قارئین کی خدمت میں پیش کرتے وقت میرا ہر رونگٹا بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہے۔

’’اظہارالحق‘‘ بلاشبہ اُن کتابوں میں سے ہے جو صدیوں تک انسانیت کی رہنمائی کرتی ہیں اور جن سے علم وتحقیق کی دنیا میں نئی راہیں کھلتی ہیں، اللہ تعالیٰ حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانویؒ پر اپنے فضل و رحمت کی بارشیں برسائے، یہ کتاب لکھ کر انہوں نے پوری امت اسلامیہ کوسر بلندکودیااور زندگی کے بھٹکے ہوئے قافلوں کوحق وصواب کی منزل کا وہ راستہ دکھلا گئے، جس سے روگردانی کی جرأت سوائے اس کے کوئی نہیں کرسکتا جسے بھٹکنے ہی میں مزا آتا ہے۔

عام طور سے ذہنوں میں تاثر یہ ہے کہ دینی علوم وفنون کے جس میدان میں ہمارے متقدمین جادۂ پیما ہوگئے، بعد میں آنے والے تحقیق وتفتیش کے اعتبار سے ان کی گردکوبھی نہیں پہنچ سکے، یہ تاثر اپنی جگہ پر بالکل درست ہے لیکن حضرت مولانا رحمت اللہ صاحب کیرانویؒ نے ’’اظہار الحق‘‘ تصنیف فرماکر اس کلیے میں استثنا پیدا کیا ہے۔

’’عیسائیت‘‘ وہ موضوع ہے جس پراُن سے پہلے بہت سے علماء نے لکھا، متقدمین کی بہت سی جامع کتابیں اس موضوع پر موجود ہیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اظہارالحق ان سب پر بھاری ہے۔

راقم الحروف نے عیسائیت کے موضوع پر علامہ ابن حزمؒ، علامہ عبدالکریم شہرستانیؒ اور علامہ ابن قیم جوزیؒ کی تصانیف پڑھی ہیں، امام رازیؒ اور علامہ قرطبیؒ کی تحریروں کا مطالعہ کرنے کا بھی موقع ملا، لیکن ’’اظہارالحق‘‘ کو دیکھ کر بے ساختہ زبان پر یہ مصرعہ آجاتا ہے:

’’کم ترک الاول للآخر‘‘

اس معرکۃ الآرا کتاب نے علمی دنیا میں بلاشبہ ایک بلند مقام حاصل کیا، ترکی، فرانسیسی، انگریزی اور گجراتی میں اس کے ترجمے بار بار شائع ہوئے اور انہیں ہاتھوں ہاتھ لیا گیا، لیکن ابھی تک اردو کا دامن اس وقیع علمی سرمایہ سے خالی تھا اور اردو داں اہلِ علم اس کمی کو شدت کے ساتھ محسوس کرتے تھے۔

آج سے کم وبیش نو سال پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا نور احمد صاحب مدظلہ سابق ناظم اعلیٰ دارالعلوم کراچی کے دل میں اس کتاب کواردو میں لانے کا داعیہ شدت کے ساتھ پیدا فرمایا۔انہوں نے استاذ مکرم حضرت مولانا اکبرعلی صاحب استاذ حدیث دارالعلوم کراچی سے فرمائش کی کہ اس کتاب کا اردو ترجمہ کردیں، چنانچہ انہوں نے میرے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ کے ایماپر اوران کی نگرانی میں بنامِ خدا یہ کام شروع کیا، مددگار کتابوں کے نہ ہونے کی وجہ سے حضرت مولانا مدظلہم نے ترجمے میں محنت شاقہ اٹھائی، لیکن تقریباً چھ ماہ میں اسے مکمل کرلیا۔

جس زمانے میں حضرت استاذ مکرم یہ ترجمہ کررہے تھے، مجھے وہم وگمان بھی نہ تھا کہ اس کتاب کی خدمت میں میرا بھی کوئی حصہ لگ سکے گا، لیکن جب ترجمہ تیار ہوا تو حضرت والد صاحب قدس سرہ وغیرہ کی رائے یہ ہوئی کہ یہ کتاب چونکہ ایک صدی پہلے لکھی گئی تھی، اس لئے اس پر ترتیب وتحقیق کے مزید کام کی ضرورت ہے تاکہ یہ موجودہ ذوق کے مطابق منظر عام پر آئے، اس غرض کے لئے مختلف حضرات سے رابطہ قائم کیا گیا لیکن کوئی صورت نہ بنی اور کئی سال بیت گئے۔

بالآخر قرعہ فال ناچیز کے نام نکلا، آج سے ساڑھے تین سال پہلے والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ نے احقر کو اس کام پر مامور فرمایا اور ربیع الاول ۱۳۸۲ھ میں احقر نے اللہ کا نام لے کر اس کی ابتدا کی۔ شروع میں خیال تھا کہ اس کتاب کو عام رواج کے مطابق مرتب (Edit) کرنا ہوگا، عنوانات قائم کرنے ہوں گے، ترقیم (Puctuation) کرنی ہوگی، نسخوں کا مقابلہ کرکے تصحیح کرنی پڑے گی، آخر میں ایک اشاریہ مرتب کردوں گا اور بس۔

لیکن جب کام شروع کیا تو نئے نئے گوشے سامنے آنے لگے بہت سی ایسی چیزوں کی شدید ضرورت محسوس ہوئی جن کے بغیر اس کتاب کی افادیت موجودہ دور میں نہایت محدود ہوجاتی ہے، میں نے اس کام کے تعارف کے لئے ’’اظہارالحق‘‘ کے کچھ اقتباسات اپنے ذیلی حواشی کے ساتھ بعض رسائل میں شائع کرائے تو ملک و بیرون ملک سے میرے پاس خطوط کا تانتا بندھ گیا، جن میں اس مفید کام پر مبارکباد دینے کے ساتھ بعض نہایت مفید مشورے دئے گئے تھے، اس سے اندازہ ہوا کہ لوگوں میں اس ضرورت کا

کتنا احساس ہے، اس سے میرا حوصلہ بڑھا، میں نے اس پر مزید محنت شروع کردی، یوں یہ کام کھنچتا چلا گیا اور جو کام چند ماہ میں مکمل کرلینے کے خیال سے شروع کیا تھا، اس میں پورے ساڑھے تین سال لگ گئے۔" (اظہار الحق، ج:۱،ص:۵۷،۵۸)

آگے چل کر حضرت شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب زید مجدہم "مآخذ" کے زیر عنوان لکھتے ہیں کہ:

"اس کام کے دوران احقر کو سینکڑوں کتب کی ورق گردانی کرنی پڑی، جن میں سے اہم کتب کی فہرست آپ کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرماسکتے ہیں، لیکن یہاں میں اظہار الحق، بائبل اور اس کی امدادی کتب کے ان نسخوں کی نشاندہی ضروری سمجھتا ہوں جو ہر وقت احقر کے سامنے رہے ہیں:

۱:... اظہار الحق کامل، مطبوعہ ۱۳۰۹ھ مطبعة خيرية مصر بتصحيح الشيخ محمد الاسيوطي۔

۲:... اظہار الحق کامل، مطبوعہ ۱۳۱۷ھ المطبعة العامرة المحموديه، الجامعة الازهر، مصر۔

۳:... اظہار الحق جلد اول، مطبوعه المطبعة العلمية۔

۴:... اظہار الحق کا انگریزی ترجمہ جو اظہار الحق کے گجراتی نسخے مترجمہ مولانا غلام محمد صاحب بھانجار اندیریؒ سے کیا گیا۔ اس کے ٹائٹل کا صفحہ غائب ہے، اس لئے مترجم کا نام، مطبع اور سن طباعت معلوم نہیں ہوسکا، اس میں مولانا غلام محمد صاحبؒ کے بعض حواشی بھی شامل ہیں، احقر نے گجراتی مترجم کے الفاظ سے انہی کی طرف اشارہ کیا ہے اور بائبل کے مندرجہ ذیل نسخے احقر کے سامنے رہے ہیں:

۱:... اردو بائبل کا نظر ثانی شدہ ایڈیشن مع حوالہ جات جو ۱۹۵۹ء میں لوائنڈ برائڈون پرنٹرز کے زیر اہتمام لندن میں چھپا اور پاکستان بائبل سوسائٹی لاہور سے شائع ہوا۔ اظہار الحق کے متن اور احقر کی تحریرات میں بائبل کی تمام عبارتیں اس نسخے سے نقل کی گئی ہیں اور حوالہ دیتے وقت احقر نے اس کے لئے "موجودہ اردو ترجمہ" کا لفظ استعمال کیا ہے۔

۲:... اردو بائبل ۱۹۵۸ء (بغیر حوالہ جات) مطبوعہ برطانیہ وشائع کردہ پاکستان بائبل سوسائٹی لاہور۔

۳:... بائبل کا عربی ترجمہ (بغیر حوالہ جات) جو ۱۹۵۶ء میں کیمبرج یونیورسٹی پریس نے طبع کیا اور جمعیات الكتاب المقدس المتحدہ نے شائع کیا۔ احقر نے جہاں "جدید عربی ترجمہ" کا لفظ استعمال کیا ہے، اس سے مراد یہی نسخہ ہے۔

۴:... بائبل کا عربی ترجمہ (مع حوالہ جات) جو ۱۹۵۶ء میں بیروت سے چھپا تھا، یہ نسخہ نامکمل ہے اور اخبار الایام الاول (تواریخ اول) تک کے صفحے اس میں سے غائب ہیں۔ قدیم عربی ترجمہ سے میری مراد یہی نسخہ ہے۔

۵:... بائبل کا انگریزی ترجمہ (مع حوالہ جات) (کنگ جیمس ورژن ۱۶۱۱ء) جسے امریکن بائبل سوسائٹی نے مرتب کرکے شائع کیا اور یہ ۱۹۶۲ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی پریس میں طبع ہوا، احقر نے اس نسخے کی طرف "قدیم انگریزی ترجمہ" کے الفاظ سے اشارہ کیا ہے، اس نسخے کے آخر میں بائبل سوسائٹی کے اسکالروں نے اُن عبارتوں کی ایک فہرست دی ہے جو ان کی نظر میں بائبل کے متن کے اندر بدل جانی چاہئیں۔ احقر نے "الفاظ متبادلہ کی فہرست" (Denderings A Rernntiys) کے نام سے انہی تجاویز کی طرف اشارہ کیا ہے۔"

(اظہار الحق، ج:۱،ص:۶۱،۶۲)

حضرت والا! مزید فرماتے ہیں کہ:

"یہی وجہ ہے کہ آج اس کتاب کو قارئین کی خدمت میں پیش کرتے وقت میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ پچھلے ساڑھے تین سال میں میرے شب وروز کے بہترین اوقات وہ تھے جو میں نے اس کتاب کی تیاری میں صرف کئے۔" (اظہار الحق، ج:۱،ص:۶۴)

(جاری ہے)

کوئی نبی کسی نبی کا غلام نہیں ہوتا!

سیّدوں میں کوئی نبی نہیں بن سکتا، مرزائیوں میں بنے گا؟ رسول کے خاندان میں کوئی نیا نبی نہیں بنے گا، تو یہ پان دان میں کہاں سے بن گیا؟ کوئی نبی کسی نبی کا غلام نہیں، امتی غلام ہوتا ہے، نبی غلام نہیں ہوتا، کوئی نبی غلام موسیٰ نہیں، کوئی نبی غلام ابراہیم نہیں ہے، کوئی نبی غلام آدم نہیں ہے، کوئی غلام احمد نہیں ہے اور غلام احمد ہے تو نبی نہیں اور نبی ہے تو غلام احمد نہیں۔ تیرے ماں باپ نے تجھے نبی نہیں مانا، نام ہی غلام احمد رکھا، تو ہم آپ کی سنیں کہ آپ کے باپ کی سنیں؟ میرے رب نے اپنے حبیب کو ایسا افضل نبی بنایا کہ اس سے افضل کوئی نبی نہیں اور ایسا آخری نبی بنایا کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں۔

خطاب... مولانا ہاشمی میاں (انڈیا) انتخاب: حافظ محمد سعید لدھیانوی

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

جامع مسجد سالار واہن: حضرت مولانا محمد اشرف شادؒ ہمارے حضرت بہلویؒ کے فرزند نسبتی تھے۔ موصوف امام الصرف تھے، ہزاروں علماء کرام نے ان سے علوم صرف میں فیض حاصل کیا۔ آپ کے ایک فرزند ارجمند مولانا مفتی محمد احمد انور مدظلہ ہمارے ملتان کانفرنس منعقدہ ۶/مارچ کی رابطہ کمیٹی کے صدر ہیں، متحرک اور فعال عالم دین ہیں۔ حضرت شادؒ کے دوسرے بیٹے مولانا مدنی سلمہ سالار واہن کی ایک مسجد میں خطیب ہیں۔ ان کی مساعی جمیلہ سے ۲۱/فروری کا مشترکہ جمعہ سالار واہن تحصیل کبیر والا کی عیدگاہ میں ہوا، جس میں ہزاروں مسلمان شریک ہوئے۔ راقم الحروف نے سالار واہن کی عیدگاہ میں خطاب کیا اور مسلمانانِ علاقہ کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔

جامعہ ابوہریرہ میلسی میں علماء کنونشن: جامعہ ابوہریرہ کے بانی مولانا قاری محمد یاسین مدظلہ ہیں، ان کے جامعہ میں ۲۲/فروری ۱۱ بجے صبح علماء کنونشن منعقد ہوا، جس میں دسیوں علماء کرام نے شرکت کی۔ تلاوت و نعت کے بعد ضلع وہاڑی و خانیوال کے مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی نے خطاب کیا۔ ان کے بعد راقم نے ۶/مارچ ملتان کی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی اور خطباء اور ائمہ سے درخواست کی کہ ہر ہر مسجد کے امام و خطیب کوشش فرما کر کم از کم ایک گاڑی ہر مسجد سے کانفرنس کے لئے نکالیں۔ تمام خطباء نے ارادہ کیا کہ انشاء اللہ العزیز ہر ہر مسجد سے ایک ایک گاڑی کانفرنس میں شریک ہوگی۔ یہ سلسلہ ظہر کی اذان تک جاری رہا۔ جامعہ کی طرف سے تمام شرکاء کی کھانے سے تواضع کی گئی۔

جامع مسجد اہلبیت وہاڑی میں کنونشن: ۲۲/فروری کو جامع مسجد اہلِ بیت چک نمبر ۱۱/۹ وہاڑی میں علماء کنونشن منعقد ہوا، اب یہ آبادی وہاڑی شہر کا حصہ ہے۔ کنونشن کی صدارت وہاڑی کے امیر حافظ شبیر احمد مدظلہ نے کی، یہاں بھی درجنوں علماء کرام شریک ہوئے۔ کنونشن میں مقامی علماء کرام کے علاوہ مولانا عبدالستار گورمانی اور راقم کے بیانات ہوئے یہاں بھی علماء کرام سے ۶/ مارچ کی ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کے لئے قافلوں کی صورت میں شرکت کی درخواست کی گئی علماء کرام نے کہا کہ انشاء اللہ العزیز ہر مسجد کے نمازیوں پر مشتمل ایک ایک بس کے ذریعہ کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ کنونشن عصر کی نماز سے تھوڑی دیر پہلے ختم ہوا۔

جامعہ خالد بن ولید وہاڑی: جامعہ کے طلبا و اساتذہ کرام سے اسی روز عصر کی نماز کے بعد راقم کا بیان ہوا، راقم نے اپنے بیان میں ختم نبوت کورس کی ضرورت و اہمیت پر درس دیا اور طلبا کو کورس میں شرکت کی دعوت دی، کثیر تعداد میں طلبا نے کورس میں شرکت کا ارادہ کیا۔

جامع مسجد ربانیہ بورے والا: ۲۲/فروری بعد نماز عشاء ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا جس کی صدارت مقامی امیر مولانا قاری شاہین اقبال نے کی، جبکہ ضلعی امیر حافظ شبیر احمد مہمان خصوصی تھے۔ یہاں تلاوت و نعت کے بعد راقم کا تفصیلی بیان ہوا، جس میں مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کا پس منظر دعاوی باطلہ اور اس کے مقابلہ میں علماء کرام اور مشائخ عظام کی عظیم الشان خدمات پر روشنی ڈالی اور علماء کرام سے کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے تجاویز مانگی تو علماء کرام نے مختلف تجاویز و آراء دیں اور بھرپور شرکت کا ارادہ کیا۔ نیز راقم نے بورے والا شہر کے ایک شہید ختم نبوت جو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بنیادی اراکین میں سے تھے اور ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں شہید ہوئے مولانا شیخ احمد کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ نیز حضرت مولانا حافظ عبدالرحیم نعمانیؒ جو ہمارے حضرت رائے پوری (قطب الارشاد حضرت شاہ عبدالقادرؒ) کے مسترشدین میں سے تھے ان کی علاقہ میں خدمات پر بھی روشنی ڈالی۔

جامعہ حنفیہ بورے والا: جامعہ کے بانی مولانا قاری محمد طیب حنفی مدظلہ ہیں۔ جامعہ حنفیہ قدیم و جدید کا حسین امتزاج ہے۔ دورۂ حدیث شریف اور ایم اے تک کلاسیں ہوتی ہیں۔ وفاق المدارس العربیہ کے نصاب کے مطابق دورۂ حدیث کرایا جاتا ہے اور ملتان بورڈ سے ایم اے تک کے امتحانات کرائے جاتے ہیں، جامعہ حنفیہ اپنے طرز کا واحد ادارہ ہے جس میں بھرپور

محنت کے ساتھ دونوں علوم پڑھائے جاتے ہیں۔ جامعہ کا آغاز ۱۹۸۶ء میں ہوا، اب تک شعبۂ حفظ سے ۱۲۷۹، درس نظامی سے ۲۶۰، ایم اے ۶، بی اے ۱۶۱، ایف اے ۳۵۵، میٹرک ۵۱۶، مڈل ۶۵۸ اور پرائمری ۸۲۰ طلبا تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔

قاری محمد طیب مدظلہ باہمت عالم دین ہیں۔ انہوں نے راقم کا خود اعلان فرما کر ۲۳ر فروری صبح کی نماز کے بعد درس و بیان کرایا۔ راقم نے ۶ر مارچ کی کانفرنس اور چناب نگر کا سالانہ ختم نبوت کورس دونوں کی ضرورت و اہمیت پر بیان کیا۔ کئی ایک طلبا نے کورس میں اور نمازیوں نے کانفرنس میں شرکت کا ارادہ کیا۔

قاری محمد طیب مدظلہ نے عارف والا پاکپتن روڈ پر اسلامک یونیورسٹی قائم کی ہے، جس میں اسوۂ ایجوکیشنل انسٹیٹیوٹ قائم کیا ہے، جس میں کلاس ششم اور نہم سائنس گروپ کا آغاز ۱۰ر مارچ سے کر رہے ہیں۔ مولانا قاری محمد طیب، قائد وفاق المدارس العربیہ پاکستان مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ کے برادر نسبتی ہیں۔

جامع مسجد الفیصل شامی روڈ، میاں چنوں میں علماء کنونشن: میاں چنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا مفتی محمد فیصل سلمہ ہیں، جو کئی ایک مساجد و مدارس کا نظم چلا رہے ہیں۔ میرے حضرت مولانا سیّد جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم کے مسترشدین میں سے ہیں۔ ہر سال ختم نبوت کانفرنس کا اہتمام فرماتے ہیں۔ آپ نے ۲۳ر فروری ظہر کی نماز سے قبل جامع مسجد الفیصل میں کنونشن کا اہتمام کیا۔ آپ کی صدارت میں علماء کنونشن میں ایک سو سے زائد علماء کرام نے شرکت کی۔ تلاوت و نعت کے بعد ضلعی مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی، محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا مفتی محمد احمد انور کے بیانات ہوئے۔ یہاں بھی کئی ایک بسوں کی شرکت کی نوید سنائی گئی۔ مولانا محمد فیصل نے شرکاء کنونشن کی پُر تکلف کھانے سے ضیافت کی۔

دارالعلوم کبیر والا میں کنونشن: دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا کے بانی میرے دادا استاذ حضرت مولانا عبدالخالقؒ تھے، جنہیں حلقۂ تلامذہ حضرت صدر صاحب کے نام سے یاد کرتا ہے۔ ان کے بعد مولانا منظور الحقؒ، مولانا علی محمدؒ، مولانا مفتی محمد انورؒ یکے بعد مہتمم رہے، اب اس عظیم ادارہ کا اہتمام استاذ العلماء حضرت مولانا ارشاد احمد مدظلہ کے ہاتھوں میں ہے، ہمارے استاذ جی حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ ایک عرصہ تک اسی ادارہ میں استاذ رہے، یہیں سے مدرسہ باب العلوم کہروڑ پکا میں گئے۔ دارالعلوم تعلیمی اعتبار سے ٹاپ کلاس کے اداروں میں شمار ہوتا ہے۔

یہاں بھی ۲۳ر فروری کو مغرب کی نماز کے بعد علماء کنونشن منعقد ہوا جس میں جامعہ کے طلبا کی تلاوت و نعت کے بعد مولانا محمد احمد انور، مولانا عبدالمجید توحیدی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مجلس کے ضلعی امیر مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی کے بیانات ہوئے اور موخر الذکر کی دعا سے تقریباً ساڑھے نو بجے کنونشن اختتام پذیر ہوا۔ دارالعلوم کبیر والا کے زیر اثر یہاں تقریباً اسی مساجد ہیں، ان کے ائمہ اور خطباء کنونشن میں شریک ہوئے۔ مقررین نے ۶ر مارچ کی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی، جبکہ راقم نے عامۃ المسلمین کو کانفرنس اور طلبا کرام کو کورس میں شرکت کی دعوت دی۔

بنگلہ شیریں والا میں ختم نبوت کنونشن: بنگلہ شیریں والا خانیوال کی جامع مسجد میں ۲۴ر فروری ظہر کی نماز کے بعد ختم نبوت کنونشن منعقد ہوا، جس میں دسیوں علماء کرام اور نمازیوں نے شرکت کی۔ مجلس خانیوال کے ناظم اعلیٰ مولانا عطاء المنعم نعیم نے تمام علماء کرام سے درخواست کی کہ اپنے اپنے چکوک میں سے ہر ایک چک سے ایک ایک بس شریک ہونی چاہئے۔ علماء کرام نے ارادہ کیا اور اب تک ہونے والی سرگرمیوں سے آگاہ بھی کیا۔

جہانیاں منڈی میں ختم نبوت کانفرنس: جہانیاں منڈی مجلس کے کنوینر مولانا محمد الیاس کی صدارت میں ۲۴ر فروری مغرب کی نماز کے بعد عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مجلس خانیوال کے امیر مولانا خواجہ عبدالماجد صدیقی مدظلہ، ناظم اعلیٰ مولانا عطاء المنعم نعیم، مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی اور راقم کے بیانات ہوئے۔ یہاں کے علماء کرام نے بھی ارادہ کیا کہ انشاء اللہ العزیز قافلوں کی صورت میں شرکت کریں گے۔ مولانا عبدالستار گورمانی خانیوال اور وہاڑی اضلاع کے مبلغ ہیں۔ دونوں اضلاع کی رپورٹ سطور بالا میں پیش کی جاچکی ہے۔ دونوں اضلاع میں ۶ر مارچ کی کانفرنس میں شرکت کے لئے خاصہ جوش و خروش پایا جاتا ہے۔ جہاں بھی جانا ہوا جماعتی رفقاء نے جوش اور ولولہ کے ساتھ شرکت کے ارادے کئے۔

چکوال ختم نبوت کانفرنس: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۸ر مارچ کو کٹاس کے مقامی ہوٹل میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت مولانا پیر

عبدالقدوس نقشبندی نے کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ضلعی امیر مولانا مفتی محمد معاذ نے سرانجام دیئے، نعت جناب فاروق معاویہ نے پیش کی۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں مولانا محمد اکرم طوفانی، محمد اسماعیل شجاع آبادی اور ملک کے نامور خطیب مولانا حق نواز خالد نے خطاب کیا۔ مقررین نے قادیانیوں کے کفریہ اور گستاخانہ عقائد پر روشنی ڈالی۔ نیز علماء کرام نے کہا کہ موجودہ حکمران یہود ونصاریٰ اور قادیانیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے طے شدہ مسائل کو چھیڑ کر ملک کو انارکی اور کشیدگی کی طرف لے جارہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حج فارم سے ختم نبوت کا حلفیہ بیان ختم کرنے والوں کو ان کے عہدہ سے برطرف کرکے انہیں کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ علماء کرام نے کہا کہ وہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ دوالمیال کی قدیمی مسجد جو ۱۸۵۸ء کے محکمہ مال کے کاغذات میں جامع مسجد مقبوضہ اہل اسلام ہے۔ ان پر قادیانیوں کا ناجائز قبضہ اور پھر اس مسجد کو سیل کرکے مسلمانوں کو نماز اور عبادت سے محروم کرنا ایک بڑی زیادتی ہے۔ عدلیہ سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ کیس کی سماعت مکمل کرکے مسجد مسلمانوں کے حوالہ کرے۔ کانفرنس سے مولانا مفتی محمد معاذ، مولانا حبیب الرحمن قاسمی، مولانا مفتی عبدالسلام، مولانا حافظ عبدالقدیر، ڈھلوال سے مولانا محمد وقاص سمیت دسیوں علماء کرام اور ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ سامعین نے عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے تن، من، دھن کی قربانی پیش کرنے اور قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کرنے کا عہد لیا۔ مقامی ہوٹل کی تینوں منزلیں سامعین سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھیں۔

گوجرانوالہ مرکز ختم نبوت میں کانفرنس:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام مرکز ختم نبوت جامع مسجد ختم نبوت گلی والا ہاشمی کالونی میں ۹؍ مارچ کو عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی۔ پہلی نشست کی صدارت مولانا قاری محمد یوسف عثمانی نے کی، جبکہ مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ تھے۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا محمد عارف شامی، خطیب مولانا قاری عمر حیات، محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عمر حیات احمد پور سیال اور مولانا محمد یحییٰ عباسی ضلعی امیر جمعیت علماء اسلام مظفر گڑھ، مولانا مفتی غلام نبی، مولانا مفتی جمیل احمد نے خطاب کیا۔ تلاوت قاری ارشد محمود، قاری سعید احمد نے کی، جبکہ قاری ارشد محمود اور محمد ابوبکر نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ کانفرنس میں سینکڑوں سے زائد مسلمانوں نے شرکت کی۔ مقررین نے عقیدۂ ختم نبوت کی حقانیت ... قرآن پاک، احادیث نبویہ اور ساڑھے چودہ سو سالہ امت مسلمہ کے اجماع سے بیان کی۔ مقررین نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے امت مسلمہ کی قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۵۳ء میں مسلمانانِ لاہور نے دس ہزار کی تعداد میں قربانیاں دے کر قادیانیت کے سیلاب کے سامنے بند باندھ دیا۔ اگرچہ وہ تحریک گولی سے دبادی گئی، لیکن ۱۹۷۴ء میں قادیانی پارلیمنٹ کے متفقہ فیصلہ کے مطابق کافر قرار دیئے گئے۔ ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس نافذ ہوا، جسے آٹھویں ترمیم میں متفقہ طور پر منظور کیا جاچکا ہے۔ مسلمانانِ پاکستان یہ قربانیاں کسی صورت میں رائیگاں نہیں جانے دیں گے۔ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔

دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ میں کورس: دارالعلوم مدنیہ کے بانی مولانا فیروز خانؒ فاضل دارالعلوم دیوبند تھے۔ آپ کا تعلق آزاد کشمیر کے علاقہ وادی نیلم سے تھا۔ ۱۹۵۷ء میں ڈسکہ میں خطیب و امام کی حیثیت سے تشریف لے آئے اور ۱۹۵۸ء میں دارالعلوم مدنیہ کی بنیاد پرانا ڈسکہ میں رکھی۔ آپ تحریک ختم نبوت کے عظیم سرپرستوں سے تھے۔ پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ آنجہانی ظفر اللہ خان قادیانی ڈسکہ کا تھا اور اس کی کوٹھی قادیانیت کے دجل وفریب کا مرکز تھی۔ مولانا فیروز خان نے دجل وفریب کے اس مرکز کے ساتھ ختم نبوت اور دین اسلام کا مرکز قائم کیا۔ ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریکہائے ختم نبوت میں آپ نے مردانہ وار حصہ لیا۔ قید و بند کی صعوبتیں اور ہتھکڑیاں اور بیڑیاں آپ کے راستے میں رکاوٹ نہ بن سکیں، بلکہ آپ نے اسے مردانہ زیور قرار دیتے ہوئے راضی وخوشی اور شاداں و فرحاں قبول کیا۔ ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفیٰ میں بھی بھرپور حصہ لیا۔ ذوالفقار علی بھٹو کی بے دینی، عریانی و فحاشی کے دور میں رکاوٹ بننے والوں کی پہلی صف میں اگرچہ شامل نہ ہوسکے، لیکن دوسری فہرست میں آگے آگے نظر آتے ہیں۔ ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت کا تو آغاز ہی سیالکوٹ سے ہوا جس کے آپ باسی اور شہری تھے۔ تمام پروگراموں میں بھرپور حصہ لیا، آپ

کے مدرسہ کو اللہ پاک نے چار چاند لگادیئے، کریما، نام حق سے شروع ہونے والا ادارہ آج جامعہ کی حیثیت اختیار کرچکا ہے۔ بنین و بنات کے دونوں شعبوں میں دورہ حدیث تک مصروف عمل ہیں۔ مولانا نے بیوہ کے علاوہ بیٹے اور بیٹیاں پسماندان میں سوگوار چھوڑے۔ چھ بیٹوں میں سے چار عالم دین، ایک حافظ قرآن، ایک اسکول ٹیچر ہیں۔ بیٹیاں بھی صاحب علم ہیں، آپ نے ۹/ مارچ ۲۰۱۰ء میں انتقال فرمایا۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند اکبر مولانا محمد ایوب خان ثاقب آپ کے جانشین بنائے گئے۔ موصوف اپنے والد محترم کی طرح جانباز سپاہی ہیں۔ حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے ساتھ دیوانگی کی حد تک محبت رکھتے ہیں۔ شہید کی جمعیت سے متعلق کوئی بات سننے کے روادار ہیں۔ آپ کی اجازت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۱۰، ۱۱، ۱۲/ مارچ کو دارالعلوم مدنیہ میں تین روزہ کورس رکھا۔ جس میں مولانا عبدالحق خان بشیر مدظلہ، مولانا قاری غلام مرتضیٰ اور راقم الحروف کے اسباق ہوئے۔ ایک سو سے زاید شرکاء شریک کورس ہوئے۔ اساتذہ کرام نے عقیدۂ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، امام مہدی کا ظہور جیسے عنوانات پر لیکچر دیئے اور قادیانی شبہات کا توڑ پیش کیا۔ تیسرے روز شرکائے کورس کو شیخ الحدیث مولانا محمد اسحاق، مولانا محمد افضل شاکر، قاری غلام مرتضیٰ اور راقم کے ہاتھوں سندات دلوائی گئیں۔

ختم نبوت کورس شکرگڑھ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۹، ۱۰، ۱۱/ مارچ کو جامع مسجد فرقانیہ شکرگڑھ میں تین روزہ ختم نبوت کورس منعقد ہوا، جس کی نگرانی مقامی امیر قاری محمد رمضان مدظلہ نے کی۔ ۹/ مارچ کو فرقانیہ مسجد کے خطیب مولانا گل محمد توحیدی مدظلہ جو سفیر ختم نبوت حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹیؒ کے شاگرد رشید ہیں اور قادیانیت پر مکمل نظر رکھتے ہیں، نے حیات اور رفع و نزول مسیح علیہ السلام پر لیکچر دیئے۔ ۱۰/ مارچ کو مولانا بشیر احمد قاسمی نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و فضیلت پر لیکچر دیئے، موصوف بھی ہمارے بزرگوں کے تربیت یافتہ ہیں۔ قادیانیت کے دجل وفریب کو خوب سمجھتے ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کے حوالہ سے قادیانیوں کے شبہات اور جوابات پر سبق پڑھایا۔ ۱۲/ مارچ کو محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اوصاف نبوت پر عام فہم بیان کیا۔ شکرگڑھ بارڈر ایریا پر واقع ہے، اس کے بالمقابل انڈیا میں چند کلومیٹر کے فاصلہ پر پٹھان کوٹ ہے۔ یہ بھی ایک تاریخی قصبہ ہے۔ کورس میں ایک سو سے زائد مسلمانوں نے شرکت کی۔ شکرگڑھ سے چند کلومیٹر پہلے لنگاہ بھٹیاں ہے۔ جہاں ہمارے استاذ فاتح قادیان مولانا محمد حیات محو استراحت ہیں، جو چودہ سال قادیان میں رہ کر ان کا تعاقب کرتے رہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دارالمبلغین کے استاذ اور مربی اور فاتح قادیان تھے۔ ہم نے آپ سے ۱۹۷۶ء میں ردقادیانیت کورس پڑھا۔ غالباً وہ ہماری کلاس آخری کلاس ہی تھی۔ مولانا بہت کمزور ہوچکے تھے۔ بعدازاں مولانا عبدالرحیم اشعرؒ علماء کرام کو تربیت دیتے رہے۔ شکرگڑھ سے چار پانچ کلومیٹر پہلے کرتار پورہ ہے۔ جہاں سکھوں کا گوردوارہ ہے، جس کی نسبت سے سکھوں کے لئے ایک نیا بارڈر کھولا گیا۔ اس بارڈر کے بالمقابل پچپن کلومیٹر کے فاصلہ پر قادیان ہے۔ سکھ جب اپنے مذہبی مقام پر آتے ہیں تو قادیانی ان کی خوب آؤ بھگت کرتے ہیں۔ اس کوری ڈور سے قادیانی بہت خوش ہیں۔ آج سے نصف صدی قبل معروف صحافی ادیب وخطیب اور شاعر آغا شورش کاشمیریؒ نے فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ قادیانی اور سکھ مل کر گریٹر پنجاب (وسیع تر پنجاب) بنائیں گے اس کا صدر سکھ ہوگا تو وزیراعظم جناب عمران خان نے کروڑوں روپے خرچ کرکے گریٹر پنجاب کی بنیاد رکھ دی ہے۔ کرتارپورہ گردوارہ میں اتوار کے دن ہزاروں مسلمان آتے جاتے ہیں اور سکھ ان کی آؤ بھگت کرتے ہیں۔ گوردوارے میں جانے سے پہلے ان کے جوتے اتروادیتے ہیں اور سر پر ٹوپی یارومال ہو تو وہ بھی اتروادیتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

اظہارِ تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے سرگرم کارکن بھائی رضوان شمیم صاحب کی خوشدامن صاحبہ مختصر علالت کے بعد ۹/ مئی ۲۰۲۰ء کو انتقال کرگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر تقریباً ۶۲ سال تھی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ ان کی نماز جنازہ جامعہ باب الاسلام آرام باغ میں مولانا مفتی سعد جمیل پراچہ نے پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بال بال مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ جنازہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، سیّد انوارالحسن شاہ و دیگر کارکنانِ ختم نبوت نے شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس، نواب شاہ

رپورٹ: قاری عبداللہ فیض

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع نواب شاہ کے زیراہتمام بروز جمعہ 13 مارچ 2020ء مسجد روڈ نواب شاہ میں ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، کانفرنس بعد نمازِ مغرب تا رات گئے جاری رہی۔ کانفرنس کی مختلف نشستوں کی صدارت حضرت مولانا حزب اللہ کھوسو صاحب، حضرت مولانا مفتی عبدالکریم لغاری صاحب، حضرت مولانا محمد سلیم صاحب (شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم الحسینیہ شہداد پور) نے کی۔ کانفرنس کے جملہ امور کی نگرانی اور اسٹیج سیکرٹری کے فرائض حضرت مولانا تجمل حسین صاحب (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ) نے ادا کئے۔

کانفرنس کا آغاز بعد نمازِ مغرب تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ تلاوت کی سعادت حضرت قاری نادر علی صاحب (مدرسہ بیت العلم نواب شاہ) نے حاصل کی، حافظ محمد اعظم قریشی نے ہدیۂ نعت پیش کیا، حضرت مولانا ظفراللہ سندھی صاحب (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ قمبر) نے بیان کیا، حضرت مولانا محمد حنیف سیال صاحب (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بدین)، حضرت مولانا ثناء اللہ مگسی صاحب نے بیان کیا اور اس کے بعد نمازِ عشاءٗ کا وقفہ ہوا۔

بعد نمازِ عشاءٗ دوسری نشست میں تلاوت قرآن کریم کی سعادت حضرت قاری محمد ارباب سکندر صاحب نے حاصل کی، حافظ عبداللہ عبدالقادر صاحب اور حافظ ابوبکر صفدر صاحب نے وقفہ وقفہ سے حمد، نعتیں اور نظمیں پیش کیں۔

بعد نمازِ عشاءٗ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد انیس صاحب (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ)، حضرت مولانا توصیف احمد صاحب (مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد)، حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی صاحب (درگاہ پیر شریف)، حضرت مولانا قاری عبدالرشید صاحب (صوبائی نائب ناظم وفاق المدارس العربیہ صوبہ سندھ و ناظم اعلیٰ جامعہ دارالعلوم الحسینیہ شہداد پور)، حضرت مولانا مفتی اعجاز مصطفیٰ صاحب (امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی)، حضرت مولانا محمد یحییٰ عباسی صاحب (امیر JUI مظفر گڑھ)، حضرت مولانا عبدالغفور حیدری صاحب (مرکزی جنرل سیکرٹری JUI پاکستان)، حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب (مرکزی رہنماء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان)، حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب (مرکزی رہنماء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی)، حضرت مولانا علامہ راشد محمود سومرو صاحب (جنرل سیکرٹری JUI صوبہ سندھ) و دیگر علماءِ کرام کے خطابات ہوئے۔ اور حضرت مولانا محمد راشد مدنی صاحب (مقامی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم) نے قراردادیں پیش کیں۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے فرمایا کہ علماء کرام اور کارکنانِ ختم نبوت نے ہمیشہ تحفظِ ختم نبوت اور ناموسِ رسالت کے قانون کے خلاف سازشیں ناکام بنائیں اور قانون میں ترمیم کی کوششیں آئندہ بھی کامیاب نہیں ہونے دی جائیں گی۔

حضرت مولانا عبدالغفور حیدری صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اقتدار کے

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 32545573

لالچی حکمرانوں کی وجہ سے ایک اسلامی ریاست میں مسلمان تحفظ ناموسِ رسالت کی بھیک مانگ رہے ہیں چالیس سال پہلے ملکی پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو کافر قرار دیا تھا، قادیانی اسلام اور اسلام کے نام پر بننے والی ریاست پاکستان کے لئے ناسور ہیں۔

حضرت مولانا محمد یحییٰ عباسی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت نے پوری دنیا میں قادیانیوں کا ناطقہ بند کیا ہوا ہے، ہمیں بھی تحفظِ ختم نبوت کے لئے اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

حضرت مولانا اعجاز مصطفیٰ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ختم نبوت مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے اور دینِ اسلام کی اساس ہے اس کا تحفظ ہر مسلمان پر لازم ہے۔

حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی صاحب (پیر شریف والوں) نے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کی خدمات کو سراہا اور شرکاء سے پُر زور اپیل کی کہ قادیانی اور اُن کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کی خدمات وکارکردگی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں بھی اپنے علاقوں میں تحفظِ ختم نبوت کے کام کو فعال کرنا ہوگا اور اپنے علاقے کے مبلغ اور اکابر علماء کرام کے مشورے سے تحفظِ ختم نبوت میں اپنا کردار ادا کریں اور قادیانیوں کے اداروں اور مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام سندھ کے جنرل سیکرٹری حضرت علامہ مولانا راشد محمود سومرو صاحب نے فرمایا کہ منکرین ختم نبوت کی سازشوں کو کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیں گے ختم نبوت کی چوکیداری کے لئے ہر کلمہ پڑھنے والا مسلمان ہمہ وقت تیار ہے۔

کانفرنس میں نواب شاہ، سانگھڑ، نوشہرو فیروز، گمبٹ و دیگر علاقوں کے علماء کرام اور مسلمانوں نے بھرپور شرکت کی۔ خصوصاً رانا محمد انور صاحب، سید انوار الحسن صاحب، مولانا محمد اویس صاحب کراچی سے، حکیم عبدالواحد بروہی صاحب، مولانا عبد الصمد شیخ صاحب، مولانا جنید احمد صاحب، قاری صبغت اللہ پنہور صاحب گمبٹ سے، مولانا عبدالحکیم صاحب، مولانا عبدالغفار رند صاحب، بھائی ثناء اللہ بروہی صاحب بھریا روڈ سے، مولانا محمد راشد مدنی صاحب، مولانا حبیب الرحمٰن صاحب ودیگر علماء کرام ٹنڈو آدم سے، مولانا حماد اللہ صاحب درگاہ بالانی شریف سے، مولانا شعیب حسن عباسی صاحب وخلیفہ مشتاق احمد صاحب شاہ پور چاکر سے، قاری محمد حسن موروجو صاحب، قاری محمد یاسین صاحب، مولانا محمد احمد صاحب، قاری عبدالماجد خاصخیلی صاحب دریاخان مری سے، مولانا عبدالحلیم صاحب اور اُن کے رفقاء باندھی سے، مولانا کلیم اللہ چانڈیو صاحب اور اُن کے رفقاء مانو خان چانڈیو سے، بھائی عبدالشکور صاحب، قاری جمیل احمد صاحب، مولانا امجد جمیل صاحب، قاری شاکر حسین صاحب، مولانا محمد اشرف صاحب، مولانا مفتی مسعود اقبال صاحب، مولانا شمس الدین صاحب ودیگر دوڑ سے، مولانا اشفاق احمد پھل صاحب ودیگر پھل شہر سے، مولانا عبدالکریم بروہی صاحب ودیگر بوچھیری سے، جمعیت علماء اسلام ضلع نواب شاہ کے امیر قاری عبدالقیوم چنہ صاحب، مولانا سلیم اللہ ابڑو صاحب، مولانا احسان اللہ موروجو صاحب ودیگر سکرنڈ سے شرکت کی اس کے علاوہ بالا، سعید آباد، شہدادپور، سانگھڑ، گچپانی، قاضی احمد ودیگر شہروں و دیہاتوں سے علماء کرام و کارکنان نے بھرپور شرکت کی۔

اسی طرح نواب شاہ شہر کے اکابر علماء کرام مولانا مفتی محمد اکمل صاحب، مولانا مفتی محمد یونس صاحب، مولانا محمد یاسین صاحب، مولانا عبدالخالق صاحب، مولانا محمد اکبر صاحب، مولانا عبداللہ عاجز صاحب، مولانا عبدالستار بھٹی صاحب، مولانا سراج الدین میمن صاحب، مولانا مفتی عبدالرؤف قریشی صاحب، مولانا مفتی عقیل

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell:0301-2352363

احمد صاحب، مولانا محمد فیاض صاحب، مولانا طارق محمود صاحب، مولانا احمد حسین جمالی صاحب، مولانا قاری عبدالخالق بروہی صاحب، مولانا محمد یاسین بھٹی صاحب، مولانا نیاز اللہ مستوئی صاحب، مولانا محمد امجد مدنی صاحب، مولانا مفتی محمد خان صاحب، قاری عبدالخالق خاصخیلی صاحب، مولانا خیر محمد صاحب، مولانا عبدالستار رند صاحب، قاری محمد حنیف عثمانی صاحب، مولانا مفتی محمد عابد صاحب، حاجی ایاز علی نوناری صاحب، حاجی مراد علی مگسی صاحب، مولانا محمد مدثر صاحب، مولانا مفتی عبدالرؤف رحیمی صاحب، مولانا عبداللہ بروہی صاحب، مولانا مطیع اللہ خالد صاحب، بھائی شاہد جوکھیو صاحب، مولانا ارشاد احمد صاحب، حافظ حبیب الرحمن صاحب، سائیں نور احمد عباسی صاحب، مولانا مفتی سمیع اللہ مگسی صاحب، مولانا صفی اللہ صاحب، مولانا ضیاء الدین میمن صاحب، مولانا محمد ریحان صاحب، مولانا مفتی محمد عثمان صاحب، مولانا مفتی محمد سہیل صاحب، قاری عبدالحلیم فاروقی صاحب ودیگر علماء کرام نے بھرپور شرکت کی۔

کانفرنس کے شرکاء کے لئے طعام کا بندوبست جامع مسجد کبیر میں کیا گیا تھا جہاں بھائی عبدالرؤف قریشی صاحب، قاری محمد تصور صاحب، قاری علی اصغر صاحب، راقم الحروف نے بمع پوری ٹیم کے بھرپور خدمت کی۔ اور خطباء کرام اور علماء کرام کی رہائش وطعام مرکز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ میں انتظام تھا جہاں قاری نیاز احمد خاصخیلی صاحب، حافظ محمد مزمل، بھائی عدیل احمد ودیگر ساتھیوں نے بھرپور خدمت کی۔

کانفرنس کی تیاری کے لئے شہر میں 6 مقامات پر کیمپ لگائے گئے اور تین دن پہلے موٹر سائیکل ریلی نکالی گئی جمعہ کے اجتماعات میں اعلانات کئے گئے۔ حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب نے خصوصی شفقت فرمائی کھلا وقت عنایت فرمایا، اس میں کانفرنس، اجلاس، ترتیبی پروگرام وبھرپور ملاقاتیں ہوئیں علاقوں میں کافی محنت ہوئی۔ اسی طرح جمعیت علماء اسلام تعلقہ نواب شاہ کے ذمہ داران اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مقامی ذمہ داران اور کارکنان نے بھرپور محنت کی، اور جامعہ دارالعلوم عزیزیہ حسینیہ روڈ اور دارالعلوم تفہیم القرآن کے علماء کرام وطلباء کرام نے کانفرنس کے انتظامات میں بھرپور حصہ لیا۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام ساتھیوں کے تعاون اور محنت وکوشش کو شرف قبولیت عطاً فرمائے، اس کانفرنس کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اور ہم سب کو تادم آخر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنے کی توفیق عطاً فرمائے، اور حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک شفاعت کے حصول کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

﴿قراردادیں﴾

(1) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے زیر اہتمام تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا عظیم الشان اجتماع کے انعقاد میں انتظامیہ نواب شاہ نے بھرپور تعاون کیا، ہم ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی تعاون کرتے رہیں گے۔

(2) یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ مرتد کی شرعی سزا پر عمل درآمد کیا جائے۔

(3) یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ تمام کلیدی اور اعلیٰ عہدوں سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔

(4) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کو آئین پاکستان کا پابند بنایا جائے۔

(5) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے نصاب تعلیم میں عقیدۂ ختم نبوت کا نصاب شامل کیا جائے تاکہ نئی نسل کو عقیدۂ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت سے آگاہی حاصل ہو۔

(6) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ گزشتہ ماہ حج فارم سے ختم نبوت کا حلف نامہ ختم کرنے والوں کو بے نقاب کر کے سزا دی جائے۔

(7) یہ اجتماع تمام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ قادیانیوں، قادیانیوں کے اداروں اور اُن کی تمام مصنوعات سے مکمل طور پر بائیکاٹ کیا جائے۔ ☆☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 32514972-32531133

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے عدالتی تحقیقاتی کمیشن کے
سات سوالات کا جواب الجواب

مرزائیوں سے ہائی کورٹ کے ۷ سوالات ... مرزائیوں کے مغالطہ آمیز جوابات اور مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری رحمہ اللہ کا تاریخی جواب الجواب!

سوالات

۱...... جو مسلمان، مرزا صاحب کو نبی بمعنی ملہم اور مامور من اللہ نہیں مانتے کیا وہ مؤمن اور مسلمان ہیں؟

۲...... جو شخص مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا کیا وہ کافر ہے؟

۳...... ایسے کافر ہونے کے دنیا اور آخرت میں کیا نتائج ہیں یعنی اگر غلام احمد کو نبی نہ ماننا کفر ہے تو ایسے کفر کے دنیا اور آخرت میں کیا نتائج ہیں؟

۴...... کیا مرزا صاحب کو رسول کریم ﷺ کی طرح اور اسی ذریعہ سے الہام ہوتا ہے؟

۵...... کیا احمدیہ عقیدہ میں شامل ہے کہ ایسے شخص کا جنازہ جو مرزا صاحب پر یقین نہیں رکھتے بے فائدہ ہے؟

۶...... کیا احمدی اور غیر احمدی میں شادی جائز ہے؟

۷...... احمدیہ فرقہ کے نزدیک امیر المؤمنین کی خصوصیت کیا ہے؟

(قسط:۵)

سوال نمبر:۳

ایسے کافر ہونے کے دنیا اور آخرت میں کیا نتائج ہیں۔ یعنی اگر غلام احمد کو نبی نہ ماننا کفر ہے تو ایسے کفر کے دنیا وآخرت میں کیا نتائج ہیں؟

مرزائیوں کا جواب: اسلامی شریعت کی رو سے ایسے کافر کی کوئی دنیوی سزا مقرر نہیں۔ وہ اسلامی حکومت میں وہی حقوق رکھتا ہے جو ایک مسلمان کے ہوتے ہیں۔ اسی طرح عام معاشرہ کے معاملہ میں بھی وہ وہی حقوق رکھتا ہے جو ایک مسلمان کے ہیں۔ ہاں! اسلامی حکومت کا ہیڈ نہیں ہوسکتا۔

ہمارا جواب: قادیانیوں کا یہ کہنا کہ ایسے کفار کی سزا نہیں، سراسر غلط ہے۔ سوال میں جس کافر کے متعلق دریافت کیا گیا ہے وہ کافر وہ ہے جو غلام احمد کو نہیں مانتا۔ یعنی اگر کوئی شخص (بالفرض) غلام احمد کو مان لے تو اس کے نزدیک غلام احمد کو نہ ماننے والا کافر ہوگا۔ ایسے کافر کی سزا مرزائیوں کے نزدیک وہی ہوگی جیسے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ماننے والے مسلمان کے مقابلہ میں کسی غیر مسلم مثلاً عیسائی کی۔ قادیانیوں کا یہ واضح عقیدہ ہے کہ: ’’غیر احمدی کی ہمارے مقابلہ میں وہی حیثیت ہے جو قرآن کریم ایک مومن کے مقابلہ میں اہل کتاب کی قرار دے کر یہ تعلیم دیتا ہے کہ ایک مؤمن اہل کتاب عورت کو بیاہ کر لا سکتا ہے۔ مگر مومنہ عورت کو اہل کتاب سے نہیں بیاہ سکتا۔ اسی طرح ایک احمدی غیر احمدی عورت کو اپنے حبالہ عقد میں لا سکتا ہے مگر احمدی عورت شریعت اسلام کے مطابق غیر احمدی مرد کے نکاح میں نہیں دی جاسکتی۔‘‘ (اخبار الحکم مورخہ ۱۴/اپریل ۱۹۰۸ء، اخبار الفضل قادیان ج۸ نمبر۴۵، مورخہ ۱۶/دسمبر ۱۹۲۰ء)

اس عقیدے اور نظریے کے علاوہ قادیانیوں کا معاملہ غیر احمدیوں کے ساتھ یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کے تمام معاملات میں غیر احمدیوں سے جدا ہیں۔ رشتہ ناتہ جنازہ وغیرہ معاملات میں ان کا طرز عمل یہ ہے کہ ایک شخص کے سوالات کے جواب میں میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے کہا: ’’ایسے نکاح خواہوں کے متعلق ہم وہی فتوی دیں گے۔ اس شخص کی نسبت دیا جاسکتا ہے جس نے ایک مسلمان لڑکی کا نکاح ایک عیسائی یا ہندو لڑکے سے پڑھادیا ہو اور ایسی شادی میں شریک ہونا بھی جائز نہیں۔‘‘ (ڈائری میاں محمود خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل قادیان ج۸ نمبر۸۸، مورخہ ۲۳/مئی ۱۹۲۱ء)

مرزائیوں کا جواب: یہ درست ہے کہ اسلامی حکومت کا صدر بھی نہ ہوسکے گا۔

ہمارا جواب: اگر غلام احمد کو نہ ماننے والا مرزائیوں کی مملکت کا صدر نہیں بن سکتا تو

مسلمانوں کی مملکت میں جھوٹے نبی کو ماننے والا کافر اسلامی مملکت کا صدر کیسے بن سکتا ہے؟

مرزائیوں کا جواب: باقی رہے اخروی نتائج۔ سو ان کا حقیقی علم تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور کافر کہلانے والے انسان کو بخش دے۔ اگر کافر کے لئے یقینی طور پر دائمی جہنمی ہونا لازمی ہے تو پھر کسی کو کافر قرار دینا صرف اللہ تعالیٰ کو حق ہے۔

ہمارا جواب: ان کا یہ جواب کسی صورت میں بھی درست تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔ سوال قدرت الٰہی کا نہیں بلکہ اسلامی احکام کا ہے۔ اس سے کون انکار کرسکتا ہے کہ: ’’ان اللہ علی کل شیٔ قدیر ‘‘ ہے۔ مگر تحقیقاتی عدالت کی طرف سے سوال یہ ہے کہ کافر کے متعلق از روئے شریعت محمدیہ کیا حکم ہے؟ اسلام ایک قانون ہے جس میں دنیاوی اور اخروی احکام درج ہیں۔ یعنی ایک نبی کو ماننے کے بعد کسی دوسرے آنے والے نبی کا انکار کردے۔ ایسے شخص کے متعلق اسلام کے احکام یہ ہیں کہ ایسے شخص کی نجات ہرگز نہ ہوگی۔ مرزائیوں کا بھی یہ عقیدہ ہے۔ چنانچہ مرزاغلام احمد نے اپنے مخالفین کے متعلق لکھا ہے کہ: ’’مجھے خدا کا الہام ہے جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔‘‘ (معیار الاخیار، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۷۵، تذکرہ مجموعہ الہامات ص۳۴۳)

سوال نمبر:۴

کیا مرزا قادیانی کو، رسول کریم ﷺ کی طرح اور اسی ذریعہ سے الہام ہوتا ہے؟

تحقیقاتی عدالت یہاں یہ دریافت کرنا چاہتی ہے کہ مرزاغلام احمد قادیانی کے الہام کا ذریعہ وہی تھا جو محمد رسول اللہ ﷺ کا ذریعہ تھا۔

مرزائیوں کا جواب: بہرحال وہ ذرائع جو اللہ تعالیٰ اس وحی (غلام احمد پر) کے بھیجنے کے لئے استعمال کرتا تھا۔ وہ ان سے نیچے ہوں گے جو قرآن کریم کے لئے استعمال کئے جاتے تھے۔ یہ ایک عقلی بات ہے۔ واقعاتی بات نہیں جس کے متعلق ہم شہادت دے سکیں۔

ہمارا جواب: قادیانیوں کی طرف سے اس جواب میں بات کو الجھایا گیا ہے۔ انہوں نے کسی مصلحت کی بناء پر ابہام کو دور کرنے اور صاف بات کہنے کی جرأت نہیں کی۔ حالانکہ یہ امر مسلم ہے کہ حضور ﷺ پر جبرائیل فرشتہ نازل ہوتا تھا جو خدا کے پیغام آپ ﷺ پر پہنچاتا تھا۔ اس کے مقابلہ میں مرزاغلام احمد قادیانی نے بھی اپنے آپ پر حضرت جبرائیل فرشتہ کے نازل ہونے کا الہام شائع کیا ہے۔ اس طرح حضور نبی کریم ﷺ کی اور مرزاغلام احمد قادیانی کی وحی کا ذریعہ اور واسطہ ایک ہی ہوا۔ یعنی حضرت جبرائیل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور مرزاغلام احمد دونوں کے لئے ذریعہ وحی تھے۔

مرزاغلام احمد قادیانی نے جبرائیل کی آمد کا اقرار کرتے ہوئے لکھا ہے: ’’جاءنی ائل واختار وادار اصبعہ اسفاران وعد اللہ اتٰی فطوبٰی لمن وجد ورائی۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۰۳، خزائن ج۲۲ ص۱۰۶)

’’یعنی میرے پاس آئل آیا۔ (اس جگہ آئل اللہ تعالیٰ نے جبرائیل کا نام رکھا ہے۔ اس لئے بار بار رجوع کرتا ہے۔ حاشیہ) اور اس نے مجھے چن لیا اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آ گیا۔ پس مبارک وہ جو اس کو پاوے اور دیکھے۔‘‘ (حقیقت الوحی ص۱۰۳، خزائن ج۲۲ ص۱۰۶)

’’آمد نزد من جبرئیل علیہ السلام ومرا برگزید وگردش داد انگشت خود واشارہ کرد خدا تراز دشمنان نگہ خواہد داشت‘‘ (مواہب الرحمن ص۴۳، خزائن ج۱۹ ص۲۸۲)

مرزاغلام احمد قادیانی کی ان تحریروں سے صاف ظاہر ہے کہ اس نے اس بات کا خود اقرار کیا کہ اس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوتے تھے۔ گویا حضور ﷺ اور مرزاغلام احمد قادیانی کی وحی کا ذریعہ اور واسطہ ایک ہی ہوا۔

قادیانیوں نے آگے چل کر اپنے بیان میں ایسی تفاصیل بیان کی ہیں جن میں اقرار کے بعد انکار اور انکار کے بعد خود بخود اقرار کرلیا گیا کہ حضور ﷺ اور مرزاغلام احمد قادیانی کا ذریعہ وحی ایک ہی تھا۔ مگر اس بات کو اس قدر الجھایا گیا کہ پڑھنے والا اس سے کوئی صحیح رائے قائم نہ کرسکے۔ حضور ﷺ نے اس کا نام دجل اور تلبیس رکھا ہے۔

اس سوال کا جواب یہ تحریر کیا گیا کہ:

الف…… ہم تسلیم کرتے ہیں کہ بانی سلسلہ احمدیہ پر وحی نازل ہوتی تھی۔

ب…… وحی تین طریقوں سے ہوتی تھی۔ ان کا ذکر قرآن کی آیت میں ہے: ’’ما کان لبشر …… الخ‘‘

ج…… آنحضرت اور تمام انبیاء اور اولیاء پر انہی طریقوں سے وحی نازل ہوتی رہی ہے۔

عالی مرتبت جج صاحبان! قادیانیوں کے جواب کے مندرجہ بالا تین حصوں پر غور فرمائیں تو معلوم ہوجائے گا کہ سوال کے جواب میں کس قدر

الجھاؤ پیدا کیا ہے۔ان کے جواب کے خلاصہ سے صرف یہ بات سمجھ آتی ہے کہ مرزا غلام احمد پر وحی نازل ہوتی تھی اور وحی کے طریقے تین ہیں اور تمام انبیاء، اولیاء اور محمد رسول اللہ ﷺ پر انہی طریقوں سے وحی نازل ہوتی تھی۔ نتیجہ یہ کہ محمد رسول اللہ ﷺ اور مرزا غلام احمد قادیانی کا ذریعہ وحی ایک ہی تھا۔اس مفہوم کا جواب دوسطر میں دیا جاسکتا ہے۔مگر عبارت کی اینچ پیچ اور الفاظ کی ساحری میں الجھانے کی ناکام کوشش کی ہے۔ جواب دیتے وقت آگے چل کر دونوں وحیوں کے مرتبہ میں فرق کرنے کی سعی کی ہے۔تاکہ ہمارے مطالبہ کی دلیل کو کمزور اور اس کے وزن کو کم کیا جاسکے۔ یہ امر چونکہ سوال سے متعلق نہیں ہے۔ اس لئے اس کے جواب میں جانا غیر ضروری ہے۔

یہاں اتنا عرض کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے آنحضور ﷺ سے قبل انبیاء سابقین کو ”ظلی نبی“ کہا ہے۔اس لئے اب کسی کا مرزا قادیانی کو ”ظلی“ کہنا یا امتی نبی کہنا اس سے نفس دعویٰ نبوت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔چنانچہ لکھتا ہے کہ ”پہلے تمام انبیاء ظلی تھے نبی کریم کے خاص خاص امتی صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم کے ظل ہیں۔“ (اخبار الحکم مورخہ ۲۴ر اپریل ۱۹۰۳ء، منقول از مباحثہ راولپنڈی ص ۱۷۷)

”یوں تو قرآن کریم سے ثابت ہے کہ ہر ایک نبی آنحضرت ﷺ کی امت میں داخل ہے۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۳، خزائن ج ۲۱ ص ۳۰۰)

نوٹ: مندرجہ ذیل حوالہ جات سے مرزا غلام احمد قادیانی کی وحی کی حیثیت حضور ﷺ کے برابر ثابت ہوتی ہے۔

حضور ﷺ کی وحی کی نسبت مندرجہ ذیل امر ذہن نشین کر لئے جائیں۔

الف...... حضور ﷺ پر وحی بذریعہ فرشتہ نازل ہوتی تھی۔

مرزا غلام احمد کی وحی بھی حضور جیسی تھی۔ نمبروار مطابقت ملاحظہ ہو۔

i...... یا یہ کہ وہ فرشتہ ایک کاغذ پر لکھے ہوئے الفاظ فقرات دکھادیتا تھا۔ (نزول مسیح ص ۵۷، خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۵)

ii...... آمد نزو من جبرئیل علیہ السلام و مرا برگزیدہ گردش داد انگشت خود را و اشارہ کرد۔ خدا ترا از دشمنان نگہ خواہد داشت۔ (مواہب الرحمٰن ص ۶۳، خزائن ج ۱۹ ص ۲۸۲)

ب...... حضور ﷺ پر وحی بصورت القاء فی القلب بھی ہوتی تھی۔

ب...... ”اور وہ لفظ وحی متلو کی طرح روح القدس میرے دل میں ڈالتا ہے اور میری زبان پر جاری کرتا ہے۔“ (نزول مسیح ص ۵۶، ۵۷، خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۵)

ج...... آپ ﷺ کی وحی میں پیش گوئی اور معجزات ہوتے تھے۔

ج...... ”اگر کہو کہ اس وحی کے ساتھ جو انبیاء علیہم السلام کو ہوئی تھی معجزات اور پیش گوئیاں ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ اکثر گزشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیش گوئیاں موجود ہیں۔“ (نزول المسیح ص ۸۲، خزائن ج ۱۸ ص ۴۶۰)

د...... حضور کی وحی منزہ عن الخطاء تھی۔

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا
بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچوں قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں است ایمانم

(نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۹۹)

”اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیت پر ایمان رکھتا ہوں، ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرے کے خدا کی اس کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔“ (نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷، ایک غلطی کا ازالہ ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۶)

س...... حضور کو اپنی وحی پر یقین تھا اور آپ کی وحی خدا کا کلام کہلاتی ہے۔

س...... ”میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت عیسیٰ، حضرت موسیٰ، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر اپنا کلام نازل کیا۔“ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰)

و...... حضور کی وحی آپ کو ماننے والوں کے لئے مدار نجات تھی اور آپ کا منکر جہنمی ہے۔

و...... ”اب دیکھو خدا نے میری وحی میری تعلیم اور بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اسے نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں۔ دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔“ (حاشیہ اربعین نمبر ۴ ص ۷، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

”مجھے خدا کا الہام ہے جو شخص تیری پیروی نہ کرے اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیری مخالفت کرے گا اور مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔“ (معیار الاخیار ص ۸، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۵، تذکرہ ص ۳۴۳)

(جاری ہے)

تحریک ختم نبوت پر ایک تاریخی دستاویز

نابغہ وعبقری شخصیت کے مالک حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کو تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر ایک جری، دلیر اور تہور پیشہ سپہ سالار کی حیثیت حاصل ہے۔تقریر وتحریر ہو یا مباحثہ ومناظرہ، دونوں میں انہیں لاثانی خداداد ملکہ حاصل ہے۔مطالعہ وتحقیق اور تصنیف وتالیف ان کے محبوب ومرغوب مشاغل ہیں۔

حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کی نئی کتاب ”تحریک ختم نبوت“ نہایت مبسوط، مدلل، مربوط، جامع اور تحقیقی کتاب ہے۔**۱۹۳۴ء کی ختم نبوت کانفرنس قادیان سے دسمبر ۲۰۱۹ء تک** تحریک ختم نبوت جن مراحل سے گزرتی رہی، اس کی لحہ بہ لحہ رپورٹ کو جمع کردیا گیا ہے۔دس ضخیم جلدوں کے ساڑھے چھ ہزار صفحات پر مشتمل قریباً ایک صدی کی عشق ومحبت کی داستان لازوال جو ایمان پرور، جہاد آفرین بھی ہے اور حقائق افروز بھی۔اس کی ترتیب وتہذیب اور تالیف تدوین بڑی عرق ریزی، دقت نظر اور حسن عقیدت سے کی گئی ہے۔انداز نگارش ایسا سحر انگیز ہے کہ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے جیسے مولانا خود ان تمام حالات وواقعات کے عینی شاہد ہیں۔

یہ کتاب کارکنانِ تحفظ ختم نبوت کے لئے ایک دستور العمل کی حیثیت رکھتی ہے۔اس میں ایمان پرور واقعات، اکابرین کے ولولہ انگیز خطابات، پس پردہ حقائق، ہوشربا انکشافات، حکمرانوں کی قادیانیت نوازی اور مختلف اعلیٰ عدالتی فیصلوں کا بھرپور تذکرہ ہے، جس کے مطالعہ سے دلوں میں عقیدت ومحبت کی ایک برقی رو دوڑ جاتی ہے۔دینی غیرت وحمیت کی ایسی پُرسوز وگداز کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ خون جوش مارتا اور آنکھیں اشکبار ہوجاتی ہیں۔ایسی کیفیات اور احساسات کو جاننے اور سمجھنے کے لئے اس تاریخی کتاب کا مطالعہ ناگزیر ہے۔امید ہے کہ یہ کتاب کارکنانِ تحفظ ختم نبوت کے لئے انمول سوغات اور سدا بہار گلدستہ ثابت ہوگی۔مزید برآں اس اہم موضوع پر ریسرچ کرنے والے اسکالرز اور طالب علموں کے لئے بھی چراغ راہ کا کام کرے گی۔

مکمل سیٹ کی رعایتی قیمت صرف 2500 روپے

facebook amtkn313
WWW.AMTKN.COM
ameer@khatm-e-nubuwwat.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	صفحات	رعائتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	1129	350
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	672	200
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	752	200
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	3240	1000
5	فتاویٰ ختم نبوت (تین جلدیں)	مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ	1644	1000
6	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 1	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	480	200
7	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 2	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	528	200
8	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 3	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	572	200
9	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 4	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	544	200
10	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 5	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	528	200
11	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 6	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	552	200
12	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 7	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	440	200
13	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر 8	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل		200
14	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	2952	800
15	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	688	300
16	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	1672	500
17	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	216	100
18	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	192	100
19	تذکرہ حکیم العصرؒ (مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	376	100
20	لولاک کا خواجہ خواجگانؒ نمبر	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان	1008	300
21	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	296	100
22	مشاہیر کے خطبات ختم نبوت	جناب صلاح الدین بی، اے ٹیکسلا	312	100
23	قادیانی تفاسیر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ	ڈاکٹر محمد عمران	352	200

نوٹ:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطۂ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں۔

ملنے کا پتہ: مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان فون: 061-4583486